۷۔ بین الاقوامی خطِ تاریخ

ذرا یاد کیجیے۔

- عالمی معیارِ وقت کس طول البلد سے طے کیا جاتا ہے؟
- بھارت کا معیارِ وقت کس طول البلد سے مقرر کیا جاتا ہے؟
- عالمی معیارِ وقت اور بھارتی معیارِ وقت میں کتنا فرق ہے؟

بتایئے تو بھلا!

ہم نے اپنے ملک میں سنیچر کی نصف شب، سال ۲۰۱۶ کو الوداع کہا اور ۲۰۱۷ کا استقبال کیا۔ اسی طرح دنیا کے دیگر ممالک میں بھی نئے سال ۲۰۱۷ کو خوش آمدید کہا گیا۔ ذیل کی جدول میں درج ہے کہ کچھ ممالک اور شہروں میں بھارت کے معیار وقت کے مطابق کس روز اور کتنے بجے نئے سال کا استقبال کیا گیا۔ اس کا مشاہدہ کرکے درج ذیل سوالوں کے جواب بھارت کے معیارِ وقت کے مطابق لکھیے۔

(ہدایت: اس سبق میں ضرورت کے مطابق گھڑی کا وقت 24 گھنٹے کے حساب سے دیا گیا ہے۔)

ملک-شہر	دن	بھارت میں وقت
انگلینڈ-لندن	اِتوار	05.30
جاپان-ٹوکیو	سنیچر	20.30
ریاست ہائے متحدہ امریکہ-نیویارک	اتوار	10.30
ریاست ہائے متحدہ امریکہ-جزیرہ بیکر	اتوار	17.30
آسٹریلیا-سڈنی	سنیچر	18.30
نیوزی لینڈ-آکلینڈ	سنیچر	16.30
جزیرہ ساموا-اپیا	سنیچر	15.30
توالو-جزیرہ فنافتی	سنیچر	17.30

- دنیا میں سب سے پہلے نئے سال ۲۰۱۷ کا استقبال کرنے والا مقام کون سا ہے؟ اُس وقت اُس جگہ پر کون سا دن تھا؟
- کس مقام پر ۲۰۱۶ء کو سب سے تاخیر سے الوداع کہا گیا؟
- اس جگہ ۲۰۱۷ء کا استقبال کس دن ہوا ہوگا؟
- سڈنی اور لندن میں دنوں میں کیوں فرق ہوا ہوگا؟

عمل کیجیے۔

بنیادی طول البلد پر دوپہر کے ۱۲ بجے ہوں تو دیگر مختلف طول البلد پر کیا وقت ہوا ہوگا، یہ سمجھنے کے لیے ذیل کی جدول مکمل کیجیے۔ ایک ہی وقت میں مختلف طول البلد پر مختلف وقت ہوتا ہے مثلاً °۰ طول البلد پر دوپہر کے ۱۲ بجے ہوں تو اُسی وقت °۶۰ مغربی طول البلد پر آٹھ بجے ہوں گے اور °۶۰ مشرقی طول البلد پر ۱۶ بجے ہوں گے۔ راحین اور دانیال کو ان اوقات کا اندراج کرنا ہے۔ دی ہوئی شکل کی مدد سے جماعت میں بحث کیجیے اور سوالوں کے جواب دیجیے۔ شکل ۱ء۷ میں چوکون مکمل کیجیے۔

دانیال اور راحین نے °۰ طول البلد سے زمین کا سفر جمعرات کی دوپہر ۱۲ بجے شروع کیا۔ سفر کے درمیان °۱۸۰ طول البلد پر وہ ایک دوسرے کو پار کرتے ہوئے آگے نکل گئے۔ جب دانیال سفر کرکے واپس °۰ طول البلد پر پہنچا، اسے لگا کہ اب جمعہ کا دن شروع ہو چکا ہے جبکہ راحین جب °۰ طول البلد پر واپس پہنچی تو اُسے محسوس ہوا کہ اب بدھ کے دن کی ابتدا ہے۔ بتایئے بھلا!

- جدول الف مکمل کرنے کے بعد بنیادی طول البلد یعنی گرینچ پر کون سا دن ہے؟
- جدول ب مکمل کرنے کے بعد بنیادی طول البلد یعنی گرینچ پر کون سا دن ہے؟
- دونوں ایک ہی جگہ پر ہوتے ہوئے الگ الگ دن محسوس کر رہے تھے، ایسا کیوں ہوا؟
- اس سرگرمی کے دوران کل کتنے دن آئے اور کون کون سے؟

(الف)			(ب)		
راحین کا اندراج			دانیال کا اندراج		
طول البلد	دن	وقت	طول البلد	دن	وقت
۰° گرینچ	جمعرات	دوپہر ۱۲ بجے	۰° گرینچ	جمعرات	دوپہر ۱۲ بجے
۳۰° مغرب	جمعرات	صبح ۱۰ بجے	۳۰° مشرق	جمعرات	دوپہر ۱۴ بجے
۶۰° مغرب			۶۰° مشرق		
۹۰° مغرب			۹۰° مشرق		
۱۲۰° مغرب			۱۲۰° مشرق		
۱۵۰° مغرب			۱۵۰° مشرق		
۱۸۰°			۱۸۰°		
۱۵۰° مشرق			۱۵۰° مغرب		
۱۲۰° مشرق			۱۲۰° مغرب		
۹۰° مشرق			۹۰° مغرب		
۶۰° مشرق			۶۰° مغرب		
۳۰° مشرق			۳۰° مغرب		
۰° گرینچ			۰° گرینچ		

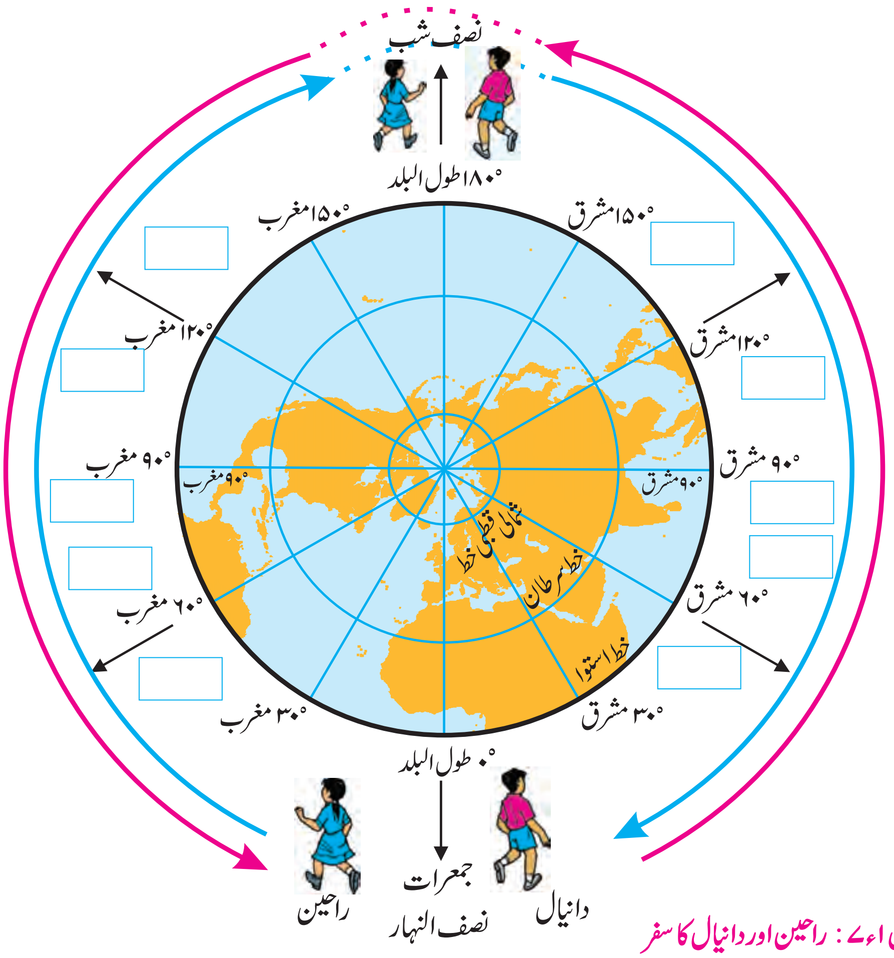

شکل ۱۷ء : راحین اور دانیال کا سفر

اسکول کے میدان میں درج بالا شکل کے مطابق خاکہ بنائیے اور بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمل کیجیے۔

آئیے، غور کریں۔

☜ اس کالم میں یعنی جدول الف میں بدھ اور جدول ب میں جمعہ ان میں کون سا دن برابر ہوگا اور کیوں؟

جغرافیائی وضاحت

زمین کی مداری گردش، محوری گردش، طلوعِ آفتاب، غروبِ آفتاب قدرتی واقعات ہیں۔ زمینی رفتارِ گردش، سمت اور حجم کا مطالعہ کرکے انسان نے اپنی سہولت کے لیے وقت کی پیائش کا طریقہ ایجاد کیا۔ زمینی جسامت کے اعتبار سے اس پر فرضی خطوط کا ایک جال بنایا۔ ان کروی خطوط کے جال سے طول البلد اور زمین کی مداری گردش کے وقفے کے مابین تعلق پیدا کیا یعنی زمین کو اپنے مدار پر ایک چکر مکمل کرنے کے لیے ۲۴ گھنٹے درکار ہوتے ہیں۔ (زمین کو °۳۶۰ سے اپنے اطراف گھومنے میں ۲۴ گھنٹے درکار ہوتے ہیں۔)

زمین اپنی مداری گردش کے وقت مغرب سے مشرق کی طرف گھومتی ہے جس کی وجہ سے مشرقی مقامات کا وقت مغربی مقامات سے ہمیشہ آگے ہوتا ہے۔ اس بات کو ذہن نشین رکھتے ہوئے دانیال کا سفر دیکھتے ہیں۔ دانیال مشرق کی طرف جا رہا ہے۔ اس وقت مختلف طول البلد پر وقت آگے آگے جاتا نظر آتا ہے۔ مثلاً °۹۰ مشرقی طول البلد پر جمعرات کی شام ۶ بجے ہوں گے۔ اگر دانیال اسی طرح آگے مشرق کی طرف بڑھتا رہا تو °۱۸۰ طول البلد پر دانیال کے حساب سے جمعرات کی رات کے ۱۲ بجے ہوں گے۔ اگر اس کا سفر جاری رہا تو اس کے لحاظ سے °۱۸۰ طول البلد کے بعد جمعہ کے دن کا آغاز ہوگا۔ °۹۰ مغربی طول البلد پر اسی وقت جمعہ کی شام کے ۶ بجے ہوں گے اور زمین کا مکمل چکر لگانے کے بعد دانیال گرنیچ پر راحین سے ملاقات کرتا ہے تو جمعہ کی نصف النہار ہوئی ہوگی/ جمعہ کا نصف النہار ہوا ہوگا۔

اب راحین کا سفر دیکھتے ہیں۔ وہ طول البلد سے گزرتی ہوئی جیسے جیسے مغرب کی طرف جاتی ہے ویسے ویسے اسے ان طول البلد پر وقت پیچھے ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مثلاً °۳۰ مغربی طول البلد پر جمعرات کی صبح کے ۱۰ بجے ہوں تو °۶۰ مغربی طول البلد پر جمعرات کی صبح کے ۸ بجے ہوں گے۔ اسی وقت °۱۸۰ طول البلد پر رات کے ۱۲ بجے ہوں گے۔ اگر راحین اسی طرح آگے جاتی ہے تو °۹۰ مشرقی طول البلد پر اسی وقت بدھ کی شام کے ۶ بجے ہوں گے۔ جب وہ زمین کا چکر لگا کر واپس گرنیچ پر آئے گی اس وقت اس کے حساب سے بدھ کا نصف النہار ہوا ہوگا۔

جب راحین اور دانیال کی دوبارہ ملاقات ہوتی ہے تو ان میں بحث ہوتی ہے کیونکہ راحین کے حساب سے دیکھا جائے تو گرنیچ پر بدھ کا نصف النہار ہوگا اور دانیال کے اعتبار سے جمعہ کا نصف النہار ہے۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جمعرات کہاں غائب ہوا؟ اس طرح کی اُلجھن کا درج ذیل طریقے سے حل نکالا جا سکتا ہے۔

دن (تاریخ) کی اُلجھن کا حل

°۱۸۰ طول البلد پار کرتے وقت چند احتیاط ضروری ہیں کیونکہ بنیادی طول البلد سے مشرق یا مغرب کی سمت جانے کے بعد °۱۸۰ طول البلد ۱۲ گھنٹوں کے فرق سے آتا ہے جس کی وجہ سے اس طول البلد کے حساب سے دن اور تاریخ میں تبدیلی یا اضافہ کیا جاتا ہے۔ عالمی اشاروں کے اعتبار سے زمین پر دن اور تاریخ کی ابتدا (اور اختتام) °۱۸۰ طول البلد پر ہی ہوتا ہے۔ اسی لیے **بین الاقوامی خطِ تاریخ** کھینچتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔

- سفر کی سمت
- جاری دن اور تاریخ

جاپان سے امریکہ کی طرف بین الاقوامی خطِ تاریخ پار کرتے وقت وہی دن وہی تاریخ فرض کی جاتی ہے یعنی جمعرات کو ۲۵ دسمبر ہوگا تو جمعرات ۲۵ دسمبر ہی فرض کیا جائے گا۔

اس کے برعکس امریکہ سے جاپان کی طرف بین الاقوامی خطِ تاریخ پار کرتے وقت دن اور تاریخ ایک دن آگے لے جائی جاتی ہے یعنی جمعرات ۲۵ دسمبر ہو تو جمعہ ۲۶ دسمبر فرض کر لیا جاتا ہے۔ شکل ۲ء۷ اور درج ذیل مثالوں کے ذریعے یہ بات زیادہ واضح ہوگی۔

- سمیر جاپان سے (بین الاقوامی خطِ تاریخ سے مغربی جانب) ایک تاریخ، بروز پیر، دوپہر ۱۳ بجے امریکہ کے لیے (بین الاقوامی خطِ تاریخ مشرق کی طرف) روانہ ہوا۔ ۲۴ گھنٹے کا ہوائی سفر مکمل کرکے جب وہ امریکہ پہنچا اور وہاں کے ہوائی اڈّے پر تاریخ اور دن دیکھا تو پیر، ایک تاریخ کا ۱۳ بج رہا تھا۔
- سمیر ۵ تاریخ، بروز جمعہ، دوپہر ۱۲ بجے امریکہ سے (مشرق سے) جاپان (مغرب کی طرف) روانہ ہوا۔ وہ ۲۴ گھنٹے کا ہوائی سفر مکمل کرکے

جاپان پہنچا تو وہاں کے ہوائی اڈّے پر دن و تاریخ دیکھنے پر اسے سنیچر ۶ تاریخ، دوپہر کے ۱۲ بجتے نظر آئے۔

بین الاقوامی خطِ تاریخ کے اعتبار سے یہ فرض کیا جاتا ہے کہ زمین پر بین الاقوامی خطِ تاریخ مغرب سے شروع ہوتا ہے اور مشرق پر ختم ہوتا ہے۔

۱۸۰° طول البلد پر رات کے ۱۲ بجے ایک ہی دن ہوتا ہے۔ وہاں سے مشرق کی طرف یعنی ریاست ہائے متحدہ امریکہ، چلی وغیرہ ممالک کے نقطۂ نظر سے وہ دن کے اختتام کا لمحہ ہوتا ہے جبکہ وہاں سے مغرب کی طرف یعنی جاپان، آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے نقطۂ نظر سے دن کی ابتدا ہوتی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ۱۸۰° طول البلد کے اعتبار سے دن اور تاریخ کیوں نہیں بدلتی؟ بین الاقوامی خطِ تاریخ کی ضرورت کیوں ہے؟

بین الاقوامی خطِ تاریخ

۲۴ گھنٹے کے دن کی ابتدا نصف شب ۱۲ بجے سے ہوتی ہے۔ زمین کی مداری گردش کی وجہ سے ہر مقام پر نصف شب الگ الگ وقت میں ہوتی ہے۔

زمین گول ہونے کی وجہ سے ہر جگہ کے مشرقی سمت کوئی نہ کوئی مقام ہوتا ہی ہے۔ مشرقی مقامات پر دن کی ابتدا سب سے پہلے کہاں ہوتی ہے؟ اس قسم کے کئی سوالوں کے جواب کے لیے ۱۸۸۴ء میں واشنگٹن میں امریکی پروفیسر ڈیوڈسن کی رہنمائی میں کئی ممالک کے نمائندوں نے مل کر بین الاقوامی خطِ تاریخ طے کیا۔ یہ خط گرینچ کے عین مقابل ۱۸۰° کے طول البلد پر بنایا گیا ہے۔ یہ خط پار کرتے وقت اس بین الاقوامی اشارے کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ تاریخ اور دن میں تبدیلی کی جائے۔

بین الاقوامی خطِ تاریخ کو مکمل طور سے بحر الکاہل سے گزارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر یہ خط جزیروں یا کسی زمینی علاقے سے گزارا جاتا تو وہاں کے لوگوں کو دن اور تاریخ بدلنا پڑتی۔ وہاں مشرقی سمت ایک دن اور ایک تاریخ دِکھائی دیتی تو مغربی طرف دوسرا دن اور دوسری تاریخ دِکھائی دیتی۔ اس کے علاوہ زمین سے گزرتے وقت یہ خط کب پار ہوا اور دن کب تبدیل ہوا یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ اسی وجہ سے بین الاقوامی خطِ تاریخ ۱۸۰° طول البلد کی طرح سیدھا نہیں ہے بلکہ کچھ مقامات پر ۱۸۰° طول البلد کے مشرق کی طرف تو کہیں مغرب کی طرف جھکا ہوا ہے۔ شکل ۲ء۷ دیکھیے۔ بین الاقوامی خطِ تاریخ میں وقت کے اعتبار سے کئی مرتبہ تبدیلیاں کی گئیں۔ آخری تبدیلی ۲۰۱۱ء میں ہوئی۔ اس کے باوجود بین الاقوامی خطِ تاریخ کا زیادہ حصہ ۱۸۰° طول البلد سے ہوکر ہی گزرتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

امریکہ کے UA-840 ہوائی جہاز کے ذریعے کیا گیا سفر ہمارے تجسّس کو بیدار کرنے والا سفر ہے۔ یہ ہوائی جہاز شنگھائی (چین) سے یکم جنوری ۲۰۱۷ کو روانہ ہوا اور بحر الکاہل پار کرکے امریکہ کے مغربی ساحل پر واقع سان فرانسسکو میں ۳۱ دسمبر ۲۰۱۶ء کو پہنچا۔ بین الاقوامی خطِ تاریخ کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہاں ہمیں دن اور تاریخ کا الٹا سفر دِکھائی دیتا ہے۔

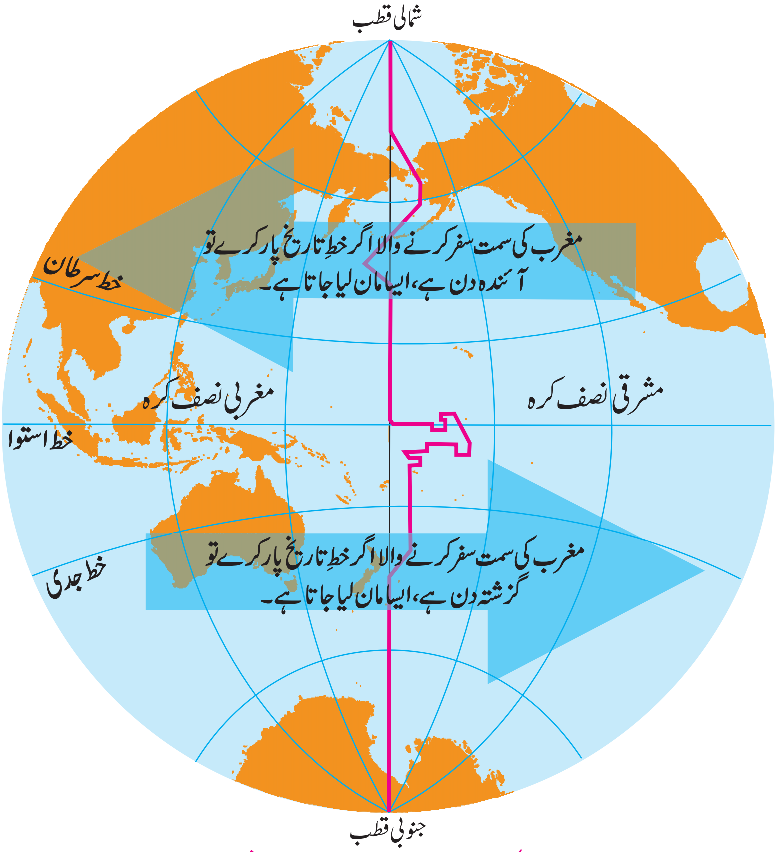

شکل ۲ء۷ : بین الاقوامی خطِ تاریخ

بین الاقوامی خطِ تاریخ کی اہمیت:

بین الاقوامی ہوائی خدمات، ذرائع نقل و حمل، معاشی اور تجارتی تعلقات میں ہم آہنگی کے لیے بین الاقوامی خطِ تاریخ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ یہ خط وقت اور دن کی شمولیت کی غرض سے تیار کیا گیا ہے۔ دنیا میں وقوع پذیر ہونے والے جدید اور ترقی یافتہ واقعات کے حساب سے بین الاقوامی خطِ تاریخ اہمیت کا حامل ہے۔ عالمی نقل و حمل، خاص طور سے ہوائی راستوں کے لیے اس خط کے ذریعے بغیر کسی غلطی کے دن اور تاریخ متعین کی جاسکتی ہے۔ بین الاقوامی خطِ تاریخ کی وجہ سے دنیا بھر میں آمدورفت کا نظام الاوقات منظّم طور پر سنبھالا جاتا ہے۔

ذیل کے UA-876 بوئنگ 787-9 Dreamliner ٹکٹ کا بغور مطالعہ کیجیے اور درج ذیل سوالوں کے جواب تلاش کیجیے۔

- ہوائی جہاز کس ملک سے کس ملک کی طرف جائے گا؟
- ہوائی سفر کے لیے کتنا وقت درکار ہوگا؟
- سفر کی ابتدا کی جگہ اور اختتام کی جگہ کون سا دن، تاریخ اور وقت دیا گیا ہے؟
- اس ٹکٹ پر کون سی اہم اطلاع دی ہوئی ہے؟
- یہ اطلاع دینے کی وجہ کیا ہے؟
- یہ سفر کرتے وقت کیا ہوائی جہاز بین الاقوامی خطِ تاریخ پار کرے گا؟ اگر کرتا ہے تو کس ملک سے کس ملک کی طرف؟
- اس ٹکٹ پر سے آپ کو کیا سمجھ میں آتا ہے؟

آئیے، دماغ پر زور دیں۔

بین الاقوامی خطِ تاریخ پر آپ 'کام چٹکا' جزیرے کی چوٹی سے (شمالی نصف کرے سے) نیوزی لینڈ (جنوبی نصف کرے) کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ اس وقت شمالی نصف کرے میں ۲۲ جون پیر کا دن ہے۔ جنوبی نصف کرے میں پہنچنے کے بعد وہاں کون سا دن اور کیا تاریخ ہوگی؟

کیا آپ یہ کر سکتے ہیں؟

بین الاقوامی خطِ تاریخ پار کرتے وقت کی جانے والی تبدیلیاں آپ کو معلوم ہیں۔ اب صفحہ ۵۸ پر دیا گیا عمل کیجیے۔ °۱۸۰ طول البلد پر یعنی بین الاقوامی خطِ تاریخ پار کرتے وقت کون سی تبدیلیاں کرنا ہوں گی؟ یاد رہے، آپ کا سفر بتاریخ ۲۱ رمئی ۲۰۱۶ء بروز اتوار صبح ۱۰ بجے شروع ہونے والا ہے۔

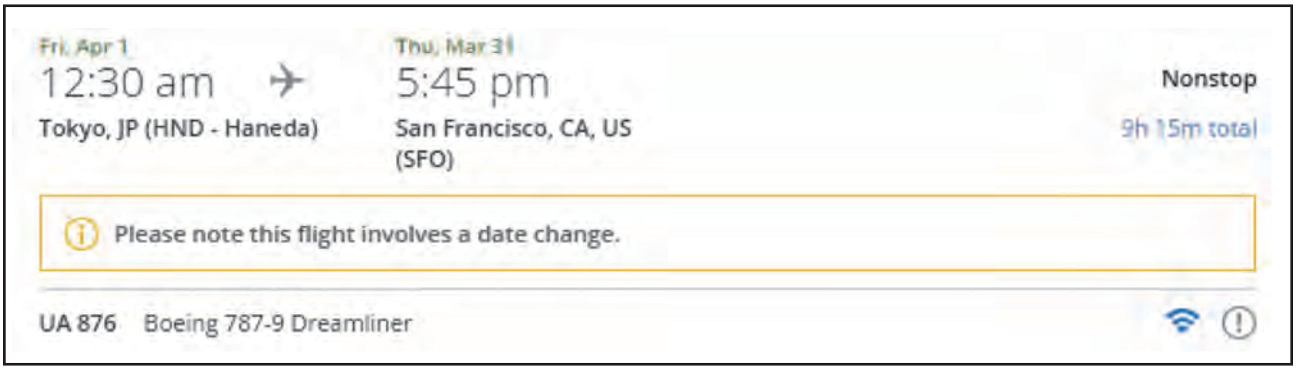

بین الاقوامی خطِ تاریخ

سوال ۱۔ درج ذیل شکل میں مختلف نصف کروں کے دو چوکون دیے ہوئے ہیں۔ بین الاقوامی خطِ تاریخ دونوں چوکون سے گزرتا ہے۔ ایک چوکون میں طول البلد، دن اور تاریخ دی ہوئی ہے۔ دوسرے چوکون کی دن اور تاریخ پہچانیے۔

		بین الاقوامی خطِ تاریخ	
(الف)	۱۵۰° مشرقی طول البلد	←	۱۵۰° مغربی طول البلد پیر، ۱۵/ اگست
(ب)	۱۷۰° مشرقی طول البلد اتوار، ۲۵/ دسمبر	→	۸۰° مغربی طول البلد

سوال ۲۔ ذیل میں دیے ہوئے سوالوں کے لیے مناسب متبادل کا انتخاب کیجیے۔

(الف) کسی شخص کو بین الاقوامی خطِ تاریخ پار کرتے وقت کہاں سے کہاں جاتے وقت ایک دن کا اضافہ کرنا ہوگا؟
i) مشرق سے مغرب کی طرف
ii) مغرب سے مشرق کی طرف
iii) جنوب سے شمال کی طرف
iv) شمال سے جنوب کی طرف

(ب) اگر ۱۵° مشرقی طول البلد پر بدھ کی صبح کے ۱۰ بجے ہوں تو بین الاقوامی خطِ تاریخ پر کیا وقت ہوا ہوگا؟
i) بدھ کی صبح کے دس بجے ہوں گے۔
ii) بدھ کی رات کے نو بجے ہوں گے۔
iii) جمعرات کی دوپہر کے دو بجے ہوں گے۔
iv) جمعرات شام کے چھے بجے ہوں گے۔

(ج) عالمی اشاریوں کے مطابق زمین پر دن اور تاریخ کی تبدیلی کس طول البلد پر ہوتی ہے؟
i) ۰°   ii) ۹۰° مشرقی
iii) ۹۰° مغربی   iv) ۱۸۰°

(د) زمین پر، بین الاقوامی خطِ تاریخ کے کس سمت میں دن کی ابتدا ہوتی ہے؟
i) مشرق   ii) مغرب   iii) شمال   iv) جنوب

(ہ) بین الاقوامی خطِ تاریخ کی وجہ سے دنیا بھر میں کن باتوں میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے؟
i) GPS نظام
ii) دفاعی نظام
iii) آمدورفت کا نظام الاوقات
iv) نصف کرہ منتخب کرنے کے لیے

سوال ۳۔ جغرافیائی وجوہات لکھیے۔

(الف) آج کے زمانے میں بین الاقوامی خطِ تاریخ اہم ہوگیا ہے۔
(ب) زمین پر دن کی ابتدا بحرالکاہل سے ہوتی ہے۔

سوال ۴۔ مختصراً جواب لکھیے۔

(الف) بین الاقوامی خطِ تاریخ بناتے وقت کن باتوں کا خیال رکھا گیا ہے؟
(ب) بین الاقوامی خطِ تاریخ پار کرتے وقت آپ کون کون سی تبدیلیاں کریں گے؟
(ج) بین الاقوامی خطِ تاریخ ۱۸۰° طول البلد کی طرح سیدھا کیوں نہیں ہے؟
(د) بین الاقوامی خطِ تاریخ کسی زمینی علاقے سے کیوں نہیں گزرتا؟
(ہ) بین الاقوامی خطِ تاریخ ۱۸۰° طول البلد کی مناسبت سے ہی کیوں فرض کیا جاتا ہے؟

سوال ۵۔ نقشے کی بیاض کا استعمال کرکے درج ذیل نقشے میں بتائیے کہ دیے ہوئے کون سے راستوں سے گزرتے وقت بین الاقوامی خطِ تاریخ پار کرنا پڑے گا۔

(الف) ممبئی - لندن - نیویارک - لاس انجلز - ٹوکیو
(ب) دِلّی - کولکاتا - سنگاپور - ملبورن
(ج) کولکاتا - ہانگ کانگ - ٹوکیو - سان فرانسسکو
(د) چینئی - سنگاپور - ٹوکیو - سڈنی - سان ٹیاگو
(ہ) دِلّی - لندن - نیویارک

❋❋❋

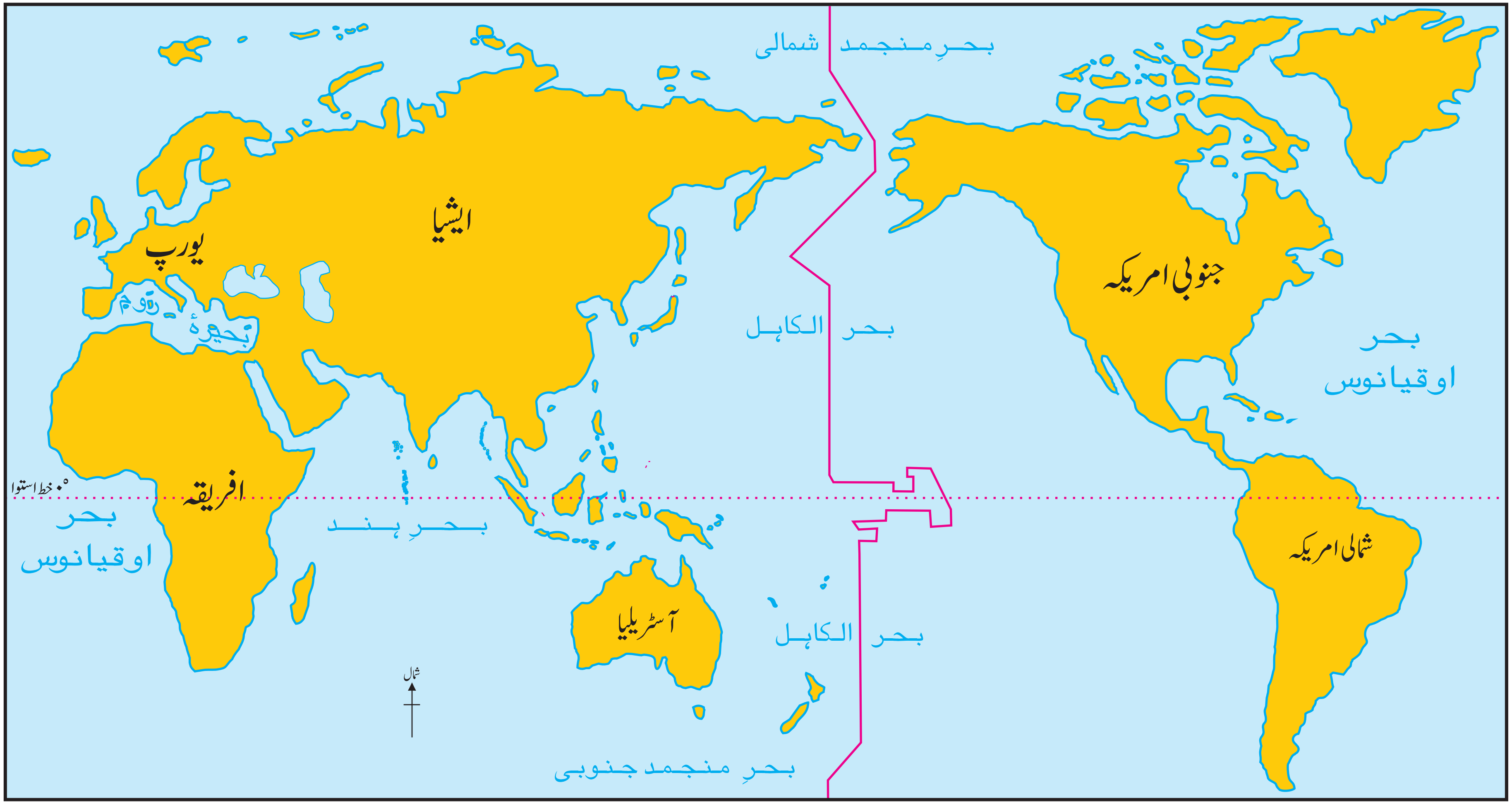
بحرِ منجمد شمالی
ایشیا
یورپ
بحیرۂ روم
افریقہ
0° خطِ استوا
بحر اوقیانوس
بحرِ ہند
آسٹریلیا
بحر الکاہل
بحر الکاہل
شمال
بحرِ منجمد جنوبی
جنوبی امریکہ
شمالی امریکہ
بحر اوقیانوس

۸۔ معاشیات کا تعارف

بتایئے تو بھلا!

نمبر شمار	تفصیل	اندازاً خرچ
(۱)	روزانہ کی غذا (ناشتہ، طعام، وغیرہ)	-/۶,۰۰۰
(۲)	کپڑوں کے دو جوڑوں کی خریداری	-/۲,۰۰۰
(۳)	اسکولی سامان خریدنا/کی خریدی	-/۵۰۰
(۴)	دواخانے کا خرچ	-/۴۵۰
(۵)	تفریح	-/۵۰۰
(۶)	موبائل بل	-/۱,۰۰۰
(۷)	پھل سبزی وغیرہ خریدنا	-/۱,۰۰۰
(۸)	سادہ سفر خرچ (بس، ریلوے، رکشا)	-/۲,۶۰۰
(۹)	بجلی کا بل	-/۱,۵۰۰
(۱۰)	سیاحت	-/۴,۰۰۰
(۱۱)	بینک کی قسط	-/۳,۰۰۰
	کل	**-/۲۲,۵۵۰**

فرض کیجیے آپ کے ماہانہ اخراجات مندرجہ بالا کے مطابق ہیں اور ماہانہ آمدنی -/۲۰,۰۰۰ روپے ہے۔ اپنی آمدنی اور اخراجات میں تال میل قائم کرنے کے لیے آپ اس مہینے مندرجہ بالا میں سے کن مدوں کو ترجیح دیں گے؟

اپنی ترجیحات کے مطابق مندرجہ بالا جدول اخراجات کے ساتھ دوبارہ تیار کیجیے اور اس پر اپنی جماعت میں گفتگو کیجیے۔

(ہدایت برائے اساتذہ : طلبہ کی تحریر کردہ ترجیحات کے مطابق ضرورت کے لحاظ سے آمدنی اور اخراجات کے نظم کی وضاحت کیجیے۔)

جغرافیائی وضاحت

درج بالا سرگرمی پر گفتگو کے ذریعے آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ شخصی یا خاندانی انتظامیہ بنیادی طور پر آمدنی اور اخراجات یعنی معاشی اکائیوں پر مبنی ہوتا ہے۔ معاشیات کا جنم اسی کے بطن سے ہوا ہے۔

معاشیات کو انگریزی میں Economics کہتے ہیں۔ یہ لفظ یونانی لفظ OIKONOMIA سے بنا ہے جس کے معنی ہیں 'خاندانی انتظامیہ'۔ خاندانی انتظامیہ اور معاشیات میں بہت مماثلت پائی جاتی ہے۔

معاشیات کی وجہ سے ہم وقت، روپیہ، محنت، زمین اور دیگر وسائل کے مؤثر استعمال کو سمجھ سکتے ہیں۔ معاشیات میں مختلف وسائل کے استعمال کے ذریعے عوام کی لامحدود ضروریات کی تکمیل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ لیونیل رابنسن کے بقول، **''لامحدود ضروریات اور محدود، نایاب اور استعمال کے متبادل وسائل کے تال میل کے لیے کی جانے والی انسانی مساعی کے مطالعے کو معاشیات کہا جاتا ہے۔''**

جس طرح کسی خاندان کی معاشی انتظامیہ ہوتی ہے اسی طرح کسی گاؤں، شہر، ریاست، ملک اور دنیا کی بھی معاشی انتظامیہ ہوتی ہے۔

جغرافیائی نقطۂ نظر سے کسی مخصوص خطے کی پیداوار، تقسیم، اشیا اور

خدمات کے استعمال سے متعلق سرگرمیوں کو معیشت کہا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر معیشت کی تین اقسام ہیں۔ مندرجہ ذیل جدول ملاحظہ کیجیے۔

معیشت کی اقسام

سرمایہ دارانہ معیشت	اشتراکی معیشت	مخلوط معیشت
• سرمایہ دارانہ معیشت میں پیداوار کے وسائل کی ملکیت اور انصرام خانگی اشخاص کے ذمے ہوتی ہے۔ • سرمایہ دارانہ نظام کا بنیادی مقصد زیادہ سے زیادہ منافع کا حصول ہوتا ہے۔ مثلاً جرمنی، جاپان، ریاست ہائے متحدہ امریکہ جیسے ممالک نے سرمایہ دارانہ معیشت اختیار کر رکھی ہے۔	• اشتراکی معیشت میں پیداوار کے وسائل مشترکہ طور پر سارے معاشرے کی ملکیت ہوتے ہیں یعنی حکومت کی ملکیت ہوتے ہیں۔ • سماجی فلاح (مفاد) کا حصول اس معیشت کا بنیادی مقصد ہوتا ہے۔ مثلاً چین اور روس جیسے ممالک نے اشتراکی معیشت اختیار کی ہے۔	• مخلوط معیشت میں عوامی اور خانگی شعبوں کا باہمی وجود ہوتا ہے۔ • اس معیشت میں منافع اور سماجی فلاح و بہبود میں موافقت پائی جاتی ہے۔ مثلاً بھارت، سویڈن، برطانیہ عظمیٰ نے مخلوط معیشت اختیار کی ہے۔

معیشت کی اہم خصوصیات

کیا آپ جانتے ہیں؟

ایڈم اسمتھ کو معاشیات کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔ ۱۷۷۶ء میں انھوں نے اپنی کتاب Wealth of Nations میں معاشیات کی تعریف 'املاک کی سائنس' کے طور پر کی ہے۔

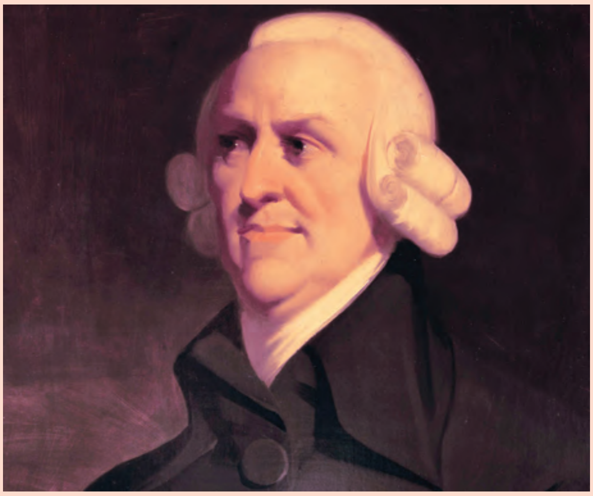

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔

- معاشیات ایک اہم سماجی مضمون ہے۔
- زراعت، تجارت، مالیات، نظم و نسق، قانون کے علاوہ ہماری روزمرہ زندگی میں بھی معاشیات کا استعمال بڑے پیمانے پر کیا جاتا ہے۔
- انسان کے سماجی ارتقا میں معاشیات کا کردار غیر معمولی ہے۔

معیشت کی عالم کاری

موجودہ معاشی پالیسیاں معیشت کو عالم کاری کی جانب لے جارہی ہیں۔ عالمی معیشت کی تیاری کو ہی عالم کاری کہتے ہیں۔ عالمی معیشت ایسی حدود سے پرے معیشت ہوتی ہے جس میں قدرتی دولت، منافع،

خدمات، سرمایہ، محنت اور تکنالوجی کا رجحان آزادی کے ساتھ ملک کی سرحد سے پرے جاتا ہے۔

عالم کاری یعنی ملک کی معیشت کو عالمی معیشت سے ہم آہنگ کرنا جس میں آزادانہ تجارت ہوتی ہے اور سرمایہ کاری پر سے ہر قسم کی پابندی ہٹالی جاتی ہے۔

معیشت کی ذمہ داریاں

- کسی شے یا جنس کی پیداوار کے بارے میں فیصلہ کرنا۔
- پیداوار کے لیے درکار اخراجات میں زیادہ سے زیادہ تخفیف کرنا۔
- سماجی اور معاشی اُصولوں کے مطابق قومی پیداوار کی تقسیم کرنا۔
- مستقبل کی معاشی ضروریات کی تکمیل کے لیے مناسب پیش بندی کرنا۔
- پیداوار کس کے لیے کی جائے، اس سے متعلق فیصلہ کرنا۔

اس طرح معیشت میں لامحدود ضروریات اور محدود وسائل کے درمیان موافقت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

کیا آپ یہ کرسکتے ہیں؟

فرض کیجیے آپ کسی زراعت کو ترجیح دینے والے ملک کے وزیرِ مالیات ہیں۔ ملک کی ہمہ جہت ترقی کے لیے پنچ سالہ منصوبہ بنائیے۔

مشق

سوال ۱۔ دائرے میں دیے ہوئے سوالیہ نشان کی جگہ مناسب معلومات درج کرکے معیشت کی اقسام کی وضاحت کیجیے۔

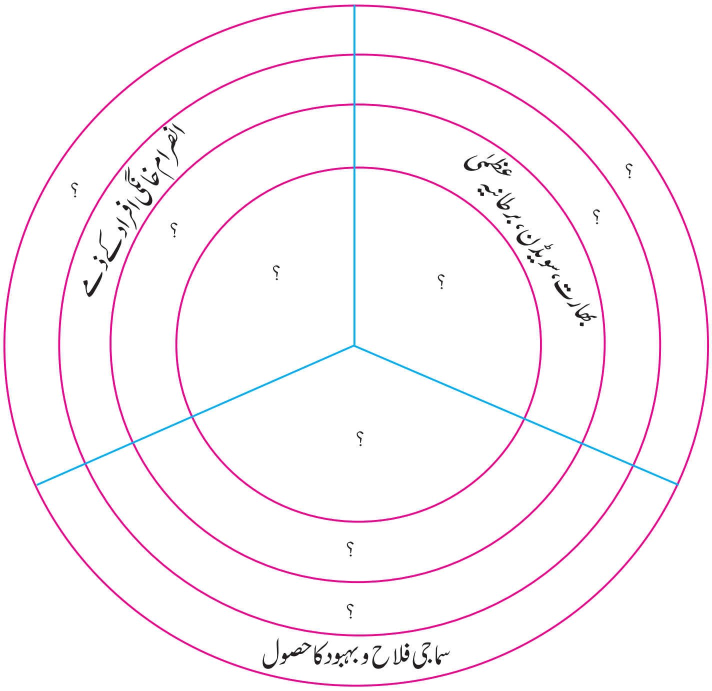

سوال ۲۔ وضاحت کیجیے۔

(الف) معیشت کی ابتدا گھر سے ہوتی ہے۔

(ب) بھارت کی معیشت مخلوط نوعیت کی ہے۔

(ج) معیشت کے لحاظ سے دنیا کے ممالک تین اقسام کے ہیں۔

سوال ۳۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے ایک جملے میں جواب لکھیے۔

(الف) شخصی یا خاندانی انصرام کس معاشی اکائی سے متعلق ہوتا ہے؟

(ب) معیشت کی اصطلاح کس یونانی لفظ سے بنی ہے؟

(ج) سرمایہ دارانہ معیشت میں پیداوار کے وسائل کی ملکیت اور ان کا انصرام کس کے پاس ہوتا ہے؟

(د) عالم کاری کا مفہوم بتائیے۔

سرگرمی:

(۱) کسی ایک بھارتی ماہرِ معاشیات اور اس کی معاشی خدمات کے بارے میں معلومات حاصل کرکے جماعت میں پیش کیجیے۔

(۲) آپ کے خاندان کی آمدنی اور اخراجات کو ملحوظ رکھتے ہوئے گوشوارہ بنائیے۔

۹۔ تجارت

عمل کیجیے۔

مندرجہ ذیل معلومات حاصل کیجیے۔

- روزمرہ استعمال کی جانے والی پانچ گھریلو اشیا کی فہرست بنائیے۔
- یہ اشیا کون استعمال کرتا ہے؟
- اس کے سامنے یہ لکھیے کہ یہ اشیا آپ کو کون فراہم کرتا ہے۔
- فہرست میں درج اشیا آپ کہاں سے خریدتے ہیں؟
- خرید وفروخت کے عمل کو آپ کیا کہیں گے؟
- اشیا فروخت کرنے والا دکاندار اشیا کے بدلے ہم سے کیا لیتا ہے؟
- آپ نے یہ اشیا جہاں سے خریدی ہیں، اس جگہ یہ اشیا کہاں سے آئیں اور ان کا بنیادی ذریعہ کیا ہے؟

معلومات حاصل کیجیے اور اسے فہرست میں درج اشیا کے سامنے لکھیے۔ حاصل شدہ معلومات کے بارے میں جماعت میں گفتگو کیجیے۔

جغرافیائی وضاحت

مندرجہ بالا حاصل کردہ معلومات کی بنا پر آپ سمجھ سکیں گے کہ ہم اپنی ضرورت کی اشیا قریبی دکانوں، بازار یا مال سے خریدتے ہیں۔ اکثر و بیشتر یہ تمام فروخت کنندگان خود یہ اشیا تیار نہیں کرتے۔ وہ انھیں کہیں اور سے لاتے ہیں۔ ایسا بھی نہیں کہ یہ تمام اشیا ہمارے آس پاس ہی تیار ہوتی ہیں۔ یہ اشیا دور دراز کے مقامات پر تیار ہوتی ہیں۔ **تھوک بازار**، کارخانے، زرعی پیداوار کی **بازار کمیٹی** جیسے مقامات سے یہ اشیا سب سے پہلے خردہ فروشوں تک آتی ہیں اور پھر ہم تک پہنچتی ہیں۔

تلاش کیجیے۔

جس طرح کوئی شے دیگر مقامات سے آپ تک پہنچتی ہے اسی طرح آپ کے گاؤں یا شہر کی کوئی مخصوص شے کہاں کہاں بھیجی جاتی ہے؟

ہمیں اپنی روزمرہ زندگی میں مختلف ضروریات درپیش ہوتی ہیں۔ ان ضروریات کی تکمیل کے لیے ہم مختلف اشیا خریدتے ہیں۔ خریدتے ہیں یعنی **طلب** کرتے ہیں۔

ان اشیا کی طلب کی تکمیل کرنے کے لیے اشیا تیار کی جاتی ہیں۔ تیار یا **پیدا کنندہ** ان اشیا کو فراہم کرتا ہے یعنی انھیں تھوک بیوپاریوں کو بیچتا ہے۔

اس طرح ایک دوسرے کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اشیا کی خرید وفروخت کی جاتی ہے۔

اشیا خریدنے والے **گاہک** یا **صارف** کہلاتے ہیں۔ اشیا بنانے والے صنعت کار اور اشیا فروخت کرنے والے تاجر کہلاتے ہیں۔

گاہک اور تاجر اشیا کی خرید وفروخت کرتے ہیں۔ اسے تجارت کہتے ہیں۔

شکل ۹ء۱ : تجارت کا تصوّر

تجارت ایک اہم معاشی سرگرمی ہے۔ معاشرے کے لوگوں کی معاشی زندگی ایک دوسرے پر منحصر ہوتی ہے۔ کوئی بھی علاقہ یا ملک خودکفیل نہیں ہوتا۔ عوام کی ضروریات کی تکمیل کے لیے دو علاقوں یا ملکوں کے درمیان تجارت ضروری ہوتی ہے۔ ہر علاقے کی جغرافیائی حالت مختلف ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہر علاقے یا ملک میں مختلف اشیا تیار ہوتی ہیں۔

جس جگہ کسی شے کی قلّت ہوتی ہے وہاں اس کی طلب ہوتی ہے۔ جس جگہ کسی شے کی پیداوار اضافی ہوتی ہے اس جگہ سے وہ شے دیگر جگہوں کو فراہم کی جاتی ہے۔ اس طرح اضافی پیداوار والے ملکوں سے کسی شے کی فراہمی **ضرورت مند** ملک کو اس کی طلب کے مطابق ہوتی ہے۔ جموں اور کشمیر میں پیدا ہونے والا سیب طلب رکھنے والی بھارت کی دیگر ریاستوں میں بھیجی جاتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

تجارت کا تصور زمانۂ قدیم سے اپنا وجود رکھتا ہے۔ زمانۂ قدیم اور عہد وسطیٰ میں تجارت کے لیے اشیا کے تبادلے کا نظام (Barter System) رائج تھا۔ اس نظام کے تحت اشیا کے بدلے اشیا کا لین دین ہوا کرتا تھا۔ مزدوری کے بدلے اناج یا اناج کے بدلے تیل، نمک، شہد یا دودھ وغیرہ اشیا کا تبادلہ ہوا کرتا تھا۔ اس تجارت میں روپیوں پیسوں کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔ گھر کے پرانے کپڑوں کے بدلے برتن اور ڈبے دینے والے دکاندار ہمیں آج بھی دِکھائی دیتے ہیں۔ لیکن اس قسم کے لین دین میں اشیا کی قیمت کے تعین میں دشواری پیش آتی ہے۔ اس زمانے میں بھی یہی مسئلہ پیش آتا تھا۔ اس مسئلے کے حل کے طور پر روپے پیسوں کا رواج شروع ہوا۔ جدید دنیا میں روپیوں کے ذریعے ہی کاروبار ہوتا ہے لیکن آج بھی دور دراز علاقوں اور وادی واسی قبائل میں قلیل پیمانے پر ہی سہی اشیا کے تبادلے کا نظام رائج ہے۔

اشیا کے تبادلے کا نظام

بتائیے تو بھلا!

ہم دیکھ چکے ہیں کہ تجارت میں اشیا کی خرید و فروخت ہوتی ہے لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ اشیا کا لین دین (تبادلہ) نہ ہوتے ہوئے بھی تجارت یا کاروبار ہوتا ہے؟

- سبزی والے کو پیسے دینے پر سبزی ملتی ہے۔
- کتاب کی قیمت ادا کرنے پر کتاب ملتی ہے۔
- کسی گاڑی میں سفر کرنے کے بدلے اس کا کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بدلے میں ہمیں کیا ملتا ہے؟
- ڈاکٹر اور وکیل سے ملنے والے مشورے اور صلاح کے لیے فیس دینا پڑتی ہے۔ اس کے بدلے ہمیں کون سی چیز ملتی ہے؟
- سنیما ہال میں جانے کے لیے آپ کو ٹکٹ خریدنا پڑتا ہے۔ ایسا کیوں؟
- آپ حجام سے اپنے بال کٹوانے کے بدلے اسے اُجرت دیتے ہیں۔ ایسا کیوں؟

جغرافیائی وضاحت

درج بالا مثالوں میں جب دِکھائی دینے والی اشیا کی خرید و فروخت ہوتی ہے تو اسے **مرئی تجارت** کہتے ہیں لیکن جب خدمات کا تبادلہ ہوتا ہے تو اسے **غیر مرئی کاروبار** کہتے ہیں۔

شکل ۹ء۲ (الف) : مرئی تجارت

شکل ۹ء۲ (ب) : غیر مرئی تجارت

تجارت کی قسمیں :

- تجارت کی قسمیں
  - اشیا کی تعداد کے مطابق
    - تھوک تجارت
    - خردہ تجارت
  - علاقائی وسعت کے مطابق
    - قومی/مقامی تجارت
    - بین الاقوامی تجارت

(۱) اشیا کی تعداد کے مطابق : اشیا کی تعداد کے مطابق تھوک اور خردہ قسم کی تجارت ہوتی ہے۔

- **تھوک تجارت :** تاجر بڑے پیمانے پر مال خریدتے ہیں۔ یہ مال براہِ راست صنعت کار سے خریدا جاتا ہے۔ خریدے ہوئے مال کو بڑے پیمانے پر **خُردہ فروشوں**، تاجروں کو بیچا جاتا ہے۔ اسے تھوک تجارت کہتے ہیں۔ صنعت کار یا کسانوں سے تھوک تاجر بڑے پیمانے پر مال خریدتے ہیں مثلاً آم یا سنتروں کے باغوں کے مالک اپنی تمام ترفصل تھوک تاجروں کو بیچ دیتے ہیں۔

- **خردہ تجارت:** تھوک تاجروں سے مال خرید کر براہِ راست گاہکوں کو مال فروخت کیا جاتا ہے۔ اسے **خردہ تجارت** کہتے ہیں۔ اس تجارت میں خریدی جانے والی اشیا کی تعداد کم ہوتی ہے مثلاً خردہ فروش دکاندار، منڈی کے سبزی فروش وغیرہ۔

(۲) علاقائی وسعت کے مطابق : مال کی خرید وفروخت مختلف سطحوں پر ہوتی ہے جس کے مطابق مقامی، علاقائی، قومی اور بین الاقوامی تجارت کی اقسام تیار ہوتی ہیں۔

- **داخلی تجارت (ملکی تجارت) :** ایک ہی ملک کے مختلف علاقوں یا ریاستوں کے مابین ہونے والی تجارت کو داخلی تجارت کہتے ہیں۔ ملک کا رقبہ، وسائل کی دستیابی، تنوع اور تقسیم کے اثرات خصوصی طور پر داخلی تجارت پر مرتب ہوتے ہیں۔ آبادی کا پیمانہ، نقل وحمل کی سہولیات، لوگوں کے طرزِ رہائش، نظامِ تقسیم وغیرہ بھی داخلی تجارت پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ بھارت میں جغرافیائی عوامل کے تنوع اور کثیر آبادی کی وجہ سے داخلی تجارت بڑے پیمانے پر ہوتی ہے۔ داخلی تجارت کے فروغ پر ملک کی ترقی کا انحصار ہوتا ہے۔ معاشی ترقی زیادہ ہو تو تجارت میں بھی اضافہ ہوتا ہے یعنی یہ تعلق منافع بخش ہوتا ہے۔

- **بین الاقوامی تجارت :** اشیا اور خدمات کے ایک ملک سے دوسرے ملک میں ہونے والے تبادلے کو بین الاقوامی تجارت کہتے ہیں۔ کچھ ملکوں میں چند مخصوص اشیا کی اضافی پیداوار ہوتی ہے۔ یہ اشیا طلب کے حامل ملکوں کو روانہ کی جاتی ہیں۔ یہیں سے بین الاقوامی تجارت کا آغاز ہوتا ہے۔

بین الاقوامی تجارت جب دوملکوں کے درمیان ہوتی ہے تو اسے **دو رُخی تجارت** کہا جاتا ہے۔ جب بین الاقوامی تجارت دو سے زیادہ ملکوں کے درمیان ہوتی ہے تو اسے **کثیر رُخی تجارت** کہا جاتا ہے۔

چند ممالک میں ان کی ضرورت سے زیادہ مال تیار ہوتا ہے مثلاً سعودی عرب اور کویت جیسے ممالک میں پیدا ہونے والا معدنی تیل، کینیڈا اور ریاست ہائے متحدہ میں پیدا ہونے والا گیہوں۔ یہ مال طلب کے حامل ممالک کو فراہم کیا جاتا ہے۔

- **برآمدات و درآمدات :** برآمدات اور درآمدات بین الاقوامی تجارت کی بنیادی سرگرمیاں ہیں۔ جب کوئی ملک اپنے یہاں قلّت میں پائی جانے والی شے یا خدمات کو کسی دوسرے ملک سے خریدتا ہے اسے برآمد کہتے ہیں۔ جب کسی ملک میں اضافی پیداوار ہوتی ہے اور وہ اس پیداوار کو ضرورت مند ممالک کو بیچتا ہے اسے درآمد کہتے ہیں۔

> **کیا آپ یہ کرسکتے ہیں؟**
>
> کسی ایک مالی سال کے لیے بھارت اور جاپان کے درمیان ہونے والی اہم اشیا کی درآمد اور برآمد اور ان کی قیمتوں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور دو پیراگراف تحریر کیجیے۔

تجارتی توازن :

کسی ملک میں ایک مخصوص مدت کے دوران ہونے والی درآمدات اور برآمدات کے درمیان فرق کو تجارتی توازن کہتے ہیں۔ تجارتی توازن کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

آئیے، دماغ پر زور دیں۔

فرض کیجیے آپ بیوپاری ہیں اور آپ اپنی تیار کردہ اشیا ملک کی دوسری ریاستوں میں بھیجنا چاہتے ہیں۔اسی طرح آپ ان اشیا کو دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی فروخت کرنا چاہتے ہیں۔

- ان میں سے کون سی تجارت آسان ہے؟
- کون سی تجارت پر تحدید عائد ہوسکتی ہے؟
- اس کی وجوہات تلاش کیجیے۔

- جب برآمدات کی قیمت درآمدات کی قیمت سے زیادہ ہوتی ہے اسے **'موافق تجارتی توازن'** کہتے ہیں۔

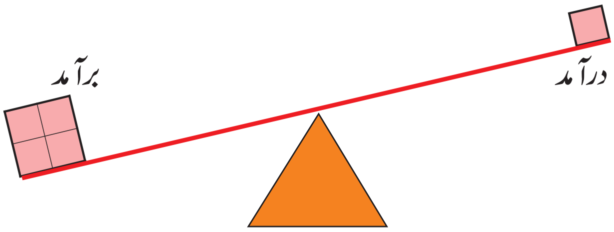

شکل ۹ء۳ (الف) : موافق تجارتی توازن

- جب درآمدات کی قیمت برآمدات کی قیمت سے زیادہ ہوتی ہے تو اسے **'غیر موافق تجارتی توازن'** کہتے ہیں۔

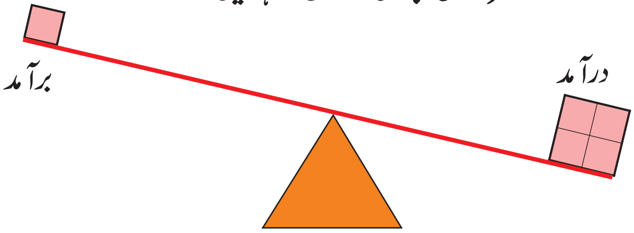

شکل ۹ء۳ (ب) : غیر موافق تجارتی توازن

- جب برآمدات اور درآمدات کی قیمت تقریباً یکساں ہوتی ہے تو اسے **'متوازن تجارت'** کہتے ہیں۔

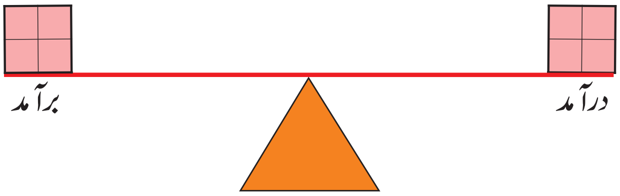

شکل ۹ء۳ (ج) : متوازن تجارت

بین الاقوامی تجارتی تنظیمیں :

بین الاقوامی تجارتی سرگرمیاں مقامی تجارت کے مقابلے میں پیچیدہ ہوتی ہیں۔ بین الاقوامی تجارت دو یا دو سے زیادہ ممالک کے درمیان ہوتی ہے۔ اس تجارت پر ملک کی معیشت، سرکاری پالیسی، بازار، قوانین، عدلیہ، کرنسی اور زبان جیسے عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ ممالک کے درمیان باہمی سیاسی تعلقات بھی بین الاقوامی تجارت پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی تجارتی سرگرمیوں میں رکاوٹ کی وجہ سے باہمی تعلقات اور ہم آہنگی پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان سے بچنے کے لیے بین الاقوامی معاشی اور تجارتی تنظیموں کے قیام کی ضرورت پیش آتی ہے۔ مختلف معاشی سطحوں کے حامل ممالک میں ہونے والی تجارتی سرگرمیوں کو آسان اور مبنی بر انصاف رکھنے کے لیے کچھ بین الاقوامی معاشی تنظیموں کا قیام عمل میں آیا۔ یہ تجارتی تنظیمیں بین الاقوامی تجارت میں اضافے اور سہولت کاری کے لیے کام کرتی ہیں۔ ان میں سے کچھ معاشی تنظیموں کی معلومات درج ذیل جدول میں دی گئی ہے۔

آسیان کا مرکزی دفتر

عالمی تجارتی تنظیم کا صدر دفتر

چند معاشی عالمی تنظیمیں

بین الاقوامی تجارتی تنظیم کا نام	رکن ممالک کی تعداد اور نشانِ امتیاز	صدر مقام	مقاصد/ ذمہ داریاں
عالمی تجارتی تنظیم - WTO (World Trade Organization)	۱۶۴ WORLD TRADE ORGANIZATION	جنیوا (سوئٹزرلینڈ)	• بین الاقوامی تجارتی اُمور کے لیے پلیٹ فارم فراہم کرنا۔ • تجارتی تنازعات کی یکسوئی۔ • ملکوں کی تجارتی پالیسیوں پر نظر رکھنا۔ • ترقی پذیر ممالک کو تکنیکی تعاون اور تربیت فراہم کرنا۔
یورپی یونین - EU (European Union)	۲۸ European Union	بروسیلز (بلجیم)	• اس تنظیم نے یورپ کے مختلف رکن ممالک میں مشترکہ بازار کے نظم کو فروغ دیا ہے۔ • یورپ میں اشیا، خدمات اور سرمایہ کاری کے آزادانہ استعمال کا مقصد بنایا۔ • اس تنظیم کے تمام ارکان نے لین دین کے لیے تمام اشیا پر ٹیکس معاف کیا ہے۔ • رکن ممالک کے لیے یورو کرنسی طے کی گئی ہے۔
اوپیک - OPEC (Organization of Petroleum Exporting Countries)		وِیانا (آسٹریا)	• معدنی تیل کی بین الاقوامی تجارت کا انصرام کرنا۔ • رکن ممالک میں تیل کی پیداوار اور قیمتوں کی نگرانی کرنا۔ • تیل کی درآمدات میں موافقت رکھنا۔
سارک - SAARC (South Asian Association for Regional Co-operation)	۸ SAARC	کٹھمنڈو (نیپال)	• جنوب ایشیائی ممالک کے یکساں مسائل جان کر ان کا اطمینان بخش حل نکالنا۔ • رکن ممالک میں سماجی بہبود، معیارِ زندگی میں بہتری اور علاقائی تعاون کو فروغ دینا۔ • جنوبی ایشیا میں بدامنی و بے چینی کو دور کرنا۔
آسیان - ASEAN (Association of Southern Asian Nations)	۱۰ asean	جکارتا (انڈونیشیا)	• جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں معاشی ترقی کے ساتھ سماجی اور ثقافتی ہم آہنگی کو فروغ دینا۔ • علاقائی امن وسلامتی کی حوصلہ افزائی کرنا۔ • رکن ممالک کو مزید تجارت کے لیے ٹیکس میں مراعات دینا۔
آپیک - APEC (Asia-Pacific Economic Co-operation)	۲۱ APEC Asia-Pacific Economic Cooperation	سنگاپور	• ایشیا - بحرالکاہل کے علاقے میں آزادانہ تجارت اور معاشی تعاون کو فروغ دینا۔ • رکن ممالک میں علاقائی اور تکنیکی تعاون کو فروغ دینا۔
برکس - BRICS (Brazil, Russia, India, China and South Africa)	۵ BRICS	شنگھائی (چین)	• گروپ میں شامل ممالک کی معیشت میں اضافے کے لیے فنڈ فراہم کرنا۔ • باہمی معاشی تعاون کو فروغ دینا۔ • معاشی تحفظ کو مستحکم کرنا۔

نقشے سے دوستی

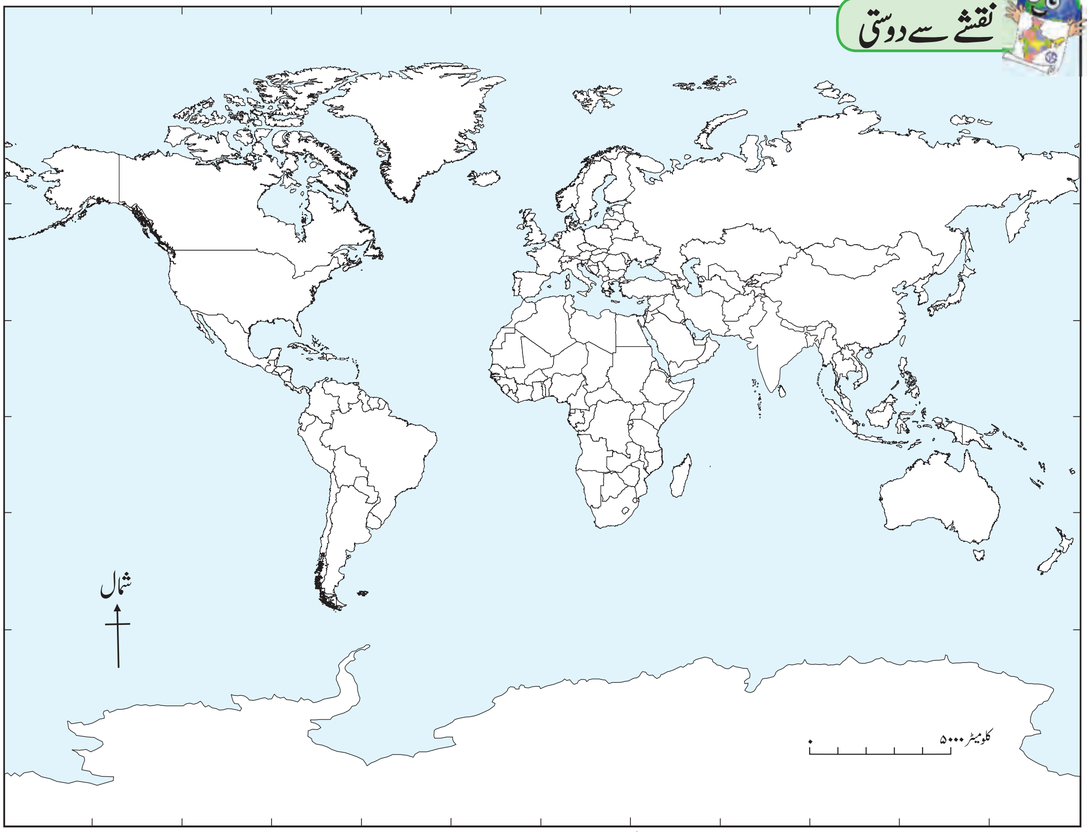

شکل ۴ء۹ : نقشے کا خاکہ

درج ذیل تنظیموں کے رکن ممالک کے نام انٹرنیٹ کی مدد سے حاصل کیجیے۔ شکل ۴ء۹ کے خاکے میں ہر تنظیم کے مطابق رکن ممالک کو مختلف رنگ سے دِکھائیے۔

- اوپیک (OPEC) رکن ممالک
- سارک (SAARC) رکن ممالک

ذرا سوچیے!

☜ اگر تمام دنیا میں ایک ہی کرنسی استعمال کی جائے تو کیا ہوگا؟

فروخت کاری

بتائیے تو بھلا!

احمد بابا اپنے کھیت میں بڑی محنت اور مشقت کرکے عمدہ قسم کی سبزیاں اور دیگر فصلیں اُگاتے ہیں لیکن بازار میں انھیں اپنے مال کی مناسب قیمت حاصل نہیں ہو پاتی۔ کالج میں زیر تعلیم احمد بابا کے بیٹے نے یہ صورتحال دیکھی۔ اس نے سب سے پہلے پیداوار کو صاف کرکے اسے دیدہ زیب آرائشی کاغذ میں باندھا۔ پھر شہر کے سپر مارکیٹ سے رابطہ کیا۔ اس کی زرعی پیداوار کے معیار کو دیکھتے ہوئے سپر مارکیٹ نے اس پیداوار کی تشہیر کی اور اسے فروخت کے لیے پیش کیا۔ آج احمد بابا کے کھیت کی یہ پیداوار پہلے سے زیادہ قیمت میں فروخت ہوتی ہے۔

- ❁ احمد بابا کے کھیت کی پیداوار کو کس وجہ سے زیادہ قیمت ملی؟
- ❁ اس کے لیے احمد بابا کے بیٹے کو کیا کرنا پڑا؟
- ❁ اپنے آس پاس کے کسانوں کی زرعی پیداوار کو زیادہ قیمت دلوانے کے لیے آپ کیا کریں گے؟

جغرافیائی وضاحت

کسی بھی مال کی مناسب پیش کش کو اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ مال کی قیمت اس کے معیار، درجہ بندی اور اس کی پیش کش کی بنیاد پر طے ہوتی ہے۔ احمد بابا کی زرعی پیداوار سے متعلق ان باتوں کی کمی تھی جسے ان کے بیٹے نے بروقت محسوس کیا اور اس میں تبدیلیاں کیں۔ اسی طرح صنعتی مال یا زرعی پیداوار میں متعلقہ تدابیر اختیار کرنے پر گاہک کی نظر میں مال کی وقعت بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے مال کی مناسب قیمت ملتی ہے اور ایسے مال کی طلب میں اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔

عمل کیجیے۔

ذیل میں روزمرہ استعمال کی جانے والی چند گھریلو اشیا کی فہرست دی ہوئی ہے۔ ہر شے کے سامنے آپ جس کمپنی کی بنی شے استعمال کرتے ہیں، اس کا نام لکھیے۔

نمبر شمار	استعمال کی جانے والی شے	کمپنی کا نام	معلومات کا ذریعہ
(۱)	دانت مانجھنے کا پاؤڈر یا پیسٹ		
(۲)	چائے یا کافی پاؤڈر		
(۳)	نہانے کا صابن		
(۴)	بالوں کا تیل		
(۵)	بسکٹ		

آپ نے جس شے کے سامنے اس کا برانڈ لکھا ہے، اب یہ بتائیے کہ آپ کو یا آپ کے خاندان کے دیگر افراد کو ایسا کیوں لگا کہ اس برانڈ کی شے استعمال کرنا چاہیے؟ اس معلومات کا ذریعہ تحریر کیجیے۔

درج بالا سوالوں کے جوابوں کے مطالعے کے بعد آپ سمجھ سکیں گے کہ ہم جو اشیا استعمال کرتے ہیں ان کا معیار اہم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی تشہیر بھی ہم پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ہر شخص کو شے (پیداوار) کا علم نہیں ہوتا لیکن کسی دوسرے کو یہ شے استعمال کرتے ہوئے دیکھ کر یا اس کا اشتہار دیکھ کر اس کے بارے میں تفتیش کرکے یا بازار میں اسے دیکھنے کے بعد یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ یہ پیداوار ہمارے لیے فائدہ مند ہوسکتی ہے، اسی لیے اسے خریدا جاتا ہے۔ یہ سب فروخت کاری (Marketing) کی وجہ سے ممکن ہو پاتا ہے۔ مناسب فروخت کاری کی وجہ سے تجارت میں اضافہ ہوتا ہے۔

فروخت کاری کی اہمیت :

جدید صنعتی سماجی ڈھانچا، عالم کاری، اشیا کا مُبلغ متبادل اور فراہمی جیسے عوامل آج کی دنیا کی تجارتی تشکیل کرتے ہیں۔ اس پس منظر میں تجارت کے لیے فروخت کاری کا انتظام نہایت اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ فروخت کاری کے ذریعے منظم طریقے سے تجارت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ پیداوار کو ایک ہی وقت میں بڑے پیمانے پر تقسیم کیا جاسکتا ہے اور اسے زیادہ سے زیادہ گاہکوں تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ ہر پیداوار کی قیمت فروخت میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ اسی طرح خامی رکھنے والا مال بازار سے واپس بلوایا جاسکتا ہے۔ یعنی آج کے دور میں فروخت کاری تجارتی نظام کی ایک اہم بنیاد ہے۔

گاہک کو کسی شے کی ضرورت کا احساس دلانے والے اشتہارات بڑے پیمانے پر شائع کیے جاتے ہیں۔ اس کے مقاصد میں زیادہ سے زیادہ گاہکوں تک پہنچنا، انھیں پیداوار کی جانب متوجہ کرنا اور خریدی کے لیے راغب کرنا شامل ہیں۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔

پیدا کنندہ سے صارف کو مصنوعات پہنچنے تک ایک غیر مرئی تسلسل بنتا ہے۔ اس تسلسل میں شامل پیشہ ورانہ اُمور کی یکجائی کو فروخت کاری کہتے ہیں۔ مصنوعات کی قیمت، فروغ دہی، تشہیری مہم، اشتہار اور تقسیم فروخت کاری کے اہم اجزا ہیں۔

مصنوعات ←
- پیداوار (Production)
- درجہ بندی (Classification)
- برانڈنگ (Branding)
- لیبل (Labelling)
- پیکیجنگ (Packaging)

← قیمت (Price) ← فروغ دہی (Promotions) ← تقسیم (Distribution)

مثلاً

چاول ←
- باسمتی
- ثابت، ٹکڑا، دبار وغیرہ
- کمپنی کا نام، نشانِ امتیاز، نمبر
- مصنوعات کے معیار سے متعلق تفصیل - قیمت، اشتہار، تقسیم
- دیدہ زیب پیکیجنگ

اطلاعاتی ٹکنالوجی اور ذرائع ابلاغ کا فروخت کاری کے نظام پر بہت اثر ہوا ہے۔ اطلاعاتی ٹکنالوجی میں انقلاب کی وجہ سے ساری دنیا ایک بازار بن گئی ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کے مختلف ملکوں کی مصنوعات کے بارے میں بہ آسانی معلومات حاصل ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے گاہک کو کئی متبادل دستیاب ہوجاتے ہیں۔ انٹرنیٹ کی سہولت کی وجہ سے 'آن لائن ٹریڈنگ' اور 'ای-مارکیٹنگ' جیسی تکنیکوں کا استعمال عام ہوگیا ہے۔

کسی پیداوار کے اشتہار میں غلط، فریب کارانہ یا مبالغہ آمیز بیانات کے ذریعے گاہکوں کو دھوکا دینا، مقابل کمپنیوں کی خامیاں بتانا وغیرہ کی وجہ سے کئی دفعہ اشتہارات اپنا اعتبار کھو دیتے ہیں۔ اس لیے اشتہار بازی کے دوران ضابطوں پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ گاہکوں (صارفین) کے لیے بھی ایسے اشتہارات سے محتاط رہنا ضروری ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے تحفظِ صارفین قانون وضع کیا گیا ہے۔

گاہکوں میں اپنی ضرورت پہچان کر مصنوعات کو براہِ راست قیمت پر خریدنے کا رجحان ضروری ہوتا ہے۔

مشق

سوال ۱۔ درج ذیل کے درمیان ہونے والی تجارت کی درجہ بندی کیجیے۔

(الف) مہاراشٹر اور پنجاب (ب) بھارت اور جاپان

(ج) لاسل گاؤں اور پونہ (د) چین اور کینڈا

(ہ) بھارت اور یورپی یونین

سوال ۲۔ درج ذیل بیانات کے لیے 'درآمد' یا 'برآمد' میں سے مناسب لفظ چن کر لکھیے۔

(الف) بھارت وسطی مشرقی ایشیا کے ملکوں سے معدنی تیل خریدتا ______ ہے۔

(ب) کینڈا سے ایشیائی ملکوں کو فروخت کے لیے گیہوں بھیجا ______ جاتا ہے۔

(ج) جاپان 'آپیک' ممالک کو مشینی آلات بھیجتا ہے۔ ______

سوال ۳۔ درج ذیل میں سے غلط بیان کو درست کرکے دوبارہ لکھیے۔

(الف) بھارت ایک خودکفیل ملک ہے۔

(ب) جس جگہ کسی شے کی پیداوار اضافی ہوتی ہے وہاں اس شے کی طلب نہیں ہوتی۔

(ج) مقامی تجارت کے مقابلے میں بین الاقوامی تجارتی سرگرمیاں سہل اور آسان ہوتی ہیں۔

(د) جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں معاشی ترقی اور سماجی وثقافتی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے 'سارک' تنظیم کام کرتی ہے۔

سوال ۴۔ درج ذیل مثالوں میں تجارت کی اقسام پہچان کر لکھیے۔

(الف) سیما نے کرانہ دکان سے شکر خریدی۔

(ب) مہاراشٹر کے کسانوں سے سورت کے تاجروں نے کپاس خریدی۔

(ج) سمیر نے اپنے کھیت کے انار آسٹریلیا درآمد کیے۔

(د) کاشف نے تھوک بازار سے اپنی دکان کے لیے ۱۰ تھیلے گیہوں اور ۵ تھیلے چاول خریدے۔

سوال ۵۔ درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

(الف) تجارت کی اقسام کی درجہ بندی دِکھانے والی جدول بنائیے۔

(ب) تجارتی توازن کی اقسام میں فرق بتائیے۔

(ج) عالمی تجارتی تنظیم کے مقاصد لکھیے۔

(د) اوپیک اور آپیک تجارتی تنظیموں کے افعال کا فرق لکھیے۔

(ہ) براعظم ایشیا کی اہم تجارتی تنظیموں کے افعال لکھیے۔

(و) کسانوں کے نقطۂ نظر سے فروخت کاری کی اہمیت لکھیے۔

سوال ۶۔ جدول میں چند ممالک کے ۱۵-۲۰۱۴ء کی درآمدات و برآمدات کا تخمینہ (دس لاکھ (ملین) ڈالر میں) درج ہے۔ اس شماریاتی معلومات سے متصل ستونی ترسیم بنائیے۔ ستونی ترسیم کا بغور مطالعہ کرکے ان ممالک کے تجارتی توازن کے بارے میں مختصراً لکھیے۔

ملک	درآمدی قدر	برآمدی قدر
چین	۲۱۴۳	۱۹۶۰
بھارت	۴۷۲	۳۸۰
برازیل	۱۹۰	۲۴۱
ریاست ہائے متحدہ	۱۵۱۰	۲۳۸۰

سرگرمی :

اپنے استاد کی مدد سے اور ان کی رہنمائی میں اپنی جماعت میں درج ذیل سرگرمی انجام دیجیے۔

کسی مصنوعات کا عمدہ اشتہار تیار کرکے جماعت میں اس کے تئیں زیادہ سے زیادہ پسندیدگی حاصل کیجیے۔

❋❋❋

۱۰۔ شہرکاری

بتائیے تو بھلا !

[ایک دیہات میں کسان (حمدان) اوران کے بیٹے (یزدان) کے درمیان مکالمہ ذیل میں دیا گیا ہے۔اس کا بغور مطالعہ کیجیے اور مندرجہ ذیل مسائل پر گفتگو کا انعقاد کیجیے۔]

حمدان : یزدان! آج میں کھیت میں دیر سے پہنچوں گا۔تو پہلے پہنچ۔

یزدان : بابا! میں آج کارخانے جانے کی سوچ رہا تھا۔

حمدان : کیوں بیٹا!

یزدان : مجھے لگتا ہے کہ میں اس کارخانے میں نوکری کرلوں۔

حمدان : کارخانے میں نوکری! وہ کس لیے بھلا؟

یزدان : کارخانے میں نوکری کروں گا تو ماہانہ تنخواہ ملے گی۔ زیادہ وقت کام کروں گا تو زیادہ پیسہ ملے گا۔ دیوالی کے وقت بونس بھی ملے گا۔

حمدان : ارے،لیکن اپنے کھیت کا کیا ہوگا؟

یزدان : نوکری کرتے ہوئے کھیت کی دیکھ بھال بھی کروں گا۔

حمدان : وہ تو ٹھیک ہےلیکن کیا تو یہ کر پائے گا؟

یزدان : بابا! میں سب دیکھ لوں گا۔آپ فکر نہ کریں۔ہمیں اپنے مستقبل کی فکر کرنا چاہیے۔آج ہمارا گاؤں جیسا دِکھائی دے رہا ہے مستقبل میں اس میں بہت سی تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔

حمدان : کون سی تبدیلی کی بات کررہے ہو تم؟

یزدان : ارے بابا! آپ ماضی میں جائیے اورسوچیے کہ گاؤں پہلے کیسا تھا۔پہلے ہمارا گاؤں کتنا چھوٹا تھا۔ذرا ہمارے گاؤں کی موجودہ حالت تو دیکھیے! آج ہمارے گاؤں کے نزدیک کارخانہ قائم ہوچکا ہے۔ ہمارا کھیت گاؤں سے قریب ہے۔کارخانے کی وجہ سے ہمارے راستے سدھریں گے، دواخانے،اسکولیں،کالج،سرکاری دفاتر جیسی سہولتیں فراہم ہوجائیں گی۔گاؤں میں بڑی بڑی عمارتیں تعمیر ہوجائیں گی۔ باہر سے لوگ یہاں رہنے کے لیے آئیں گے۔گاؤں کی توسیع اور ترقی ہوگی۔

درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

- یزدان کے ذہن میں کارخانے جانے کا خیال کیوں آیا؟
- حمدان کوکس بات کی فکر ہے؟
- یزدان کوگاؤں میں کن تبدیلیوں کی توقع ہے؟
- آپ کوگاؤں میں مزید کیا کیا تبدیلیاں ہونے کی توقع ہے؟

جغرافیائی وضاحت

آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ یزدان کے گاؤں کے نزدیک کارخانہ شروع ہونے کی وجہ سے لوگوں کے پیشوں میں تبدیلی آئی ہے مثلاً روزگار کی وجہ سے باہر کے لوگ گاؤں میں رہنے کے لیے آئیں گے، گاؤں میں نقل وحمل ، طعام خانے ، ناشتہ گھر،خردہ فروش دکانیں، طبّی خدمات، اسکولیں جیسی سہولتیں میسر آجائیں گی جن کی وجہ سے گاؤں کی کایا پلٹ جائے گی۔

اگر ہم اپنے ملک کے تناظر میں دیکھیں تو زراعت دیہی علاقوں کا بنیادی پیشہ ہے۔زراعت اور زراعت پر مبنی پیشے ابتدا ہی سے کیے جاتے ہیں لیکن اب دیہی علاقوں میں مختلف صنعتیں بھی شروع ہورہی ہیں مثلاً کارخانے، ملیں، بجلی منصوبہ، کثیر المقاصد منصوبے وغیرہ۔اس صورتِ حال کی وجہ سے مقامی کے علاوہ آس پاس کے علاقے کے لوگ بھی کام کاج کے سلسلے میں گاؤں آتے ہیں اوراس طرح گاؤں کی آبادی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ان لوگوں کومختلف خدمات فراہم کرنے کے لیے دیگر خدماتی پیشے رواج پاتے ہیں مثلاً طبّی خدمات،خوردونوش، اسپتال،تفریح گاہیں وغیرہ۔نتیجتاً گاؤں کی توسیع ہوتی جاتی ہے اور پرانے گاؤں کی شکل تبدیل ہوجاتی ہے۔

گاؤں کی عوامی خدمات فراہم کرنے والی انتظامیہ کی نوعیت بھی بدل جاتی ہے۔گرام پنچایت کی بجائے نگر پریشد یا نگر پالیکا وجود میں آجاتی ہے۔ اس انتظامیہ کے ذمے شہریوں کو مختلف بنیادی عوامی

خدمات کی فراہمی ہوتی ہے مثلاً پینے کا پانی، راستے، ذرائع نقل وحمل، پانی کی نکاسی، راستوں کی روشن کاری کے ساتھ تفریحی ذرائع، قابلِ دید مقامات، شہری منصوبہ بندی، باغات جیسی سہولتیں بھی فراہم کرنا ہوتا ہے۔ نتیجتاً گاؤں اپنی شکل بدل کر شہر بن جاتا ہے۔

ذرا سوچیے !

آبادی کی ضروریات کی تکمیل کے لیے شہری علاقوں میں کون کون سی سہولتوں کا فروغ ضروری ہے؟

بھارت کے دفتر برائے مردم شماری نے شہروں کے حوالے سے ۱۹۶۱ء میں درج ذیل معیار طے کیا ہے۔

- جن آبادیوں میں کام کرنے والے مردوں کی ۷۵٪ تعداد غیرزرعی پیشوں سے وابستہ ہے انھیں بستی یا شہری بستی سمجھا جائے۔
- بستی کی آبادی ۵۰۰۰ سے زیادہ ہو۔
- بستی کی آبادی کی اقل ترین کثافت ۴۰۰ افراد فی مربع کلومیٹر ہونا چاہیے۔

عمل کیجیے۔

درج ذیل جدول میں دی ہوئی شماریاتی معلومات استعمال کرکے کمپیوٹر کی مدد سے شہری آبادی کی فی صدی کی خطی ترسیم بنائیے اور اس سے متعلق گفتگو کیجیے۔ اس ترسیم کا مشاہدہ کرکے ۱۹۶۱ء سے ۲۰۱۱ء تک اپنے ملک میں شہرکاری کے بارے میں اپنے الفاظ میں نتائج اخذ کیجیے۔

نمبر شمار	سال	شہری آبادی (فیصد)	شہری بستیوں کی تعداد
(۱)	۱۹۶۱ء	۱۷ء۷۹	۲,۲۷۰
(۲)	۱۹۷۱ء	۱۹ء۹۱	۳,۵۷۶
(۳)	۱۹۸۱ء	۲۳ء۳۴	۳,۲۴۵
(۴)	۱۹۹۱ء	۲۵ء۷۲	۳,۶۰۵
(۵)	۲۰۰۱ء	۲۸ء۰۶	۵,۱۶۱
(۶)	۲۰۱۱ء	۳۷ء۰۷	۷,۹۳۵

جغرافیائی وضاحت

بھارت میں شہرکاری کے پیشِ نظر ۱۹۶۱ء تا ۲۰۱۱ء شہری بستیوں کی آبادی میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۸۱ء تک شہری آبادی کے اضافے کی شرح عموماً ۵ء۵۵٪ تھی لیکن ۱۹۸۱ء سے ۲۰۱۱ء تک اضافے کی یہ شرح ۱۳ء۷۳٪ تک پہنچ گئی یعنی بھارت میں شہری آبادی میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔ شہرکاری کی کئی وجوہات ہوتی ہیں جن میں سے چند وجوہات کا ہم مطالعہ کریں گے۔

صنعت کاری :

کسی علاقے میں صنعت کاری کا فروغ اور اس کا ارتکاز شہرکاری کے لیے معاون ہوتا ہے۔ صنعتوں میں اضافے کی وجہ سے قریبی علاقوں کے لوگ اس علاقے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ نتیجتاً اس علاقے میں شہرکاری کی رفتار تیز ہوجاتی ہے۔ اُنیسویں صدی کے دوران ممبئی شہر میں تیزی سے اضافہ ہوا کیونکہ یہاں بڑے پیمانے پر کپڑا سازی کی مِلیں قائم ہوئیں جس کی وجہ سے بنیادی طور پر کولیوں کی بستی رہ چکے کئی گاؤں ممبئی عظمٰی کا حصہ بن گئے۔

شکل ۱۰ء۱ : صنعت کاری

کیا آپ یہ کر سکتے ہیں؟

❖ اپنے کسی نزدیکی گاؤں کی شہری بستی میں تبدیلی کی مثال بتائیے۔

❖ اس گاؤں کی شہرکاری کی وجوہات معلوم کیجیے۔

تجارت :

کسی علاقے کا محلِ وقوع مصنوعات کو لانے لے جانے، چڑھانے اُتارنے اور ذخیرہ کرنے کے لیے نہایت موزوں ہوتا ہے۔ ایسے مقامات پر تجارت اور اس سے متعلقہ خدمات میں اضافہ ہوتا ہے

مثلاً تجارتی عمارات، بینک، معاشی ادارے، گودام، برف خانے وغیرہ۔ ان کے علاوہ ایسے مقامات پر سڑکیں، طعام خانے، رہائش گاہیں وغیرہ میں بھی اضافہ ہوتا ہے مثلاً بھارت کا شہر ناگپور ملک کے بیچوں بیچ واقع ہے جس کی وجہ سے یہ شہر تجارتی نقطۂ نظر سے سہولت بخش ہے۔ اس لیے یہاں شہرکاری میں اضافہ ہوتا چلا گیا ہے۔

مشین کاری اور تکنالوجی :

ہمیں کئی شعبوں میں مشین کاری اور تکنالوجی کے فوائد نظر آتے ہیں۔ شہرکاری کے لیے بھی یہ دونوں عوامل معاون ہیں۔ گزشتہ چند دہائیوں میں زراعت میں تکنالوجی کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔ مشین کاری میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ دیہی علاقوں میں اب بڑے پیمانے پر مشینوں کے ذریعے زراعت کی جارہی ہے جس کی وجہ سے زراعت میں شامل نفری قوت بے روزگار ہوگئی اور کام حاصل کرنے کے لیے شہروں کی طرف نقلِ مکان کر گئے۔ نتیجتاً شہری آبادی میں اضافہ ہوتا گیا۔

تلاش کیجیے۔

مشین کاری اور تکنالوجی کی وجہ سے زراعت میں ہونے والی تبدیلیوں کو انٹرنیٹ پر تلاش کیجیے۔ حاصل شدہ معلومات کی مدد سے ایک مختصر مضمون لکھیے۔

نقل وحمل اور مواصلات :

جس علاقے میں سڑکوں، ریل کے راستوں اور نقل وحمل کی دیگر ترقی یافتہ سہولتیں دستیاب ہوتی ہیں وہاں کی چھوٹی بستیوں اور گاؤوں کی شہرکاری تیز رفتاری سے ہوتی ہے مثلاً کوکن ریلوے کی ترقی کے بعد اس راستے پر واقع ساورڈے (ضلع رتناگری) جیسے کئی گاؤوں میں شہرکاری کا آغاز ہوچکا ہے۔ اہم ریل راستوں کا ایک جگہ مجتمع ہونے کی وجہ سے بھساول (ضلع جلگاؤں) کی ترقی تیزی سے ہوئی۔

کیا آپ یہ کر سکتے ہیں؟

گزشتہ پانچ برسوں میں آپ کی نزدیکی شاہراہ پر کسی بستی، گاؤں یا چھوٹے شہر کی ترقی کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

نقلِ مکانی :

نقلِ مکانی شہرکاری پر اثر انداز ہونے والا ایک اہم جز ہے۔ نقلِ مکانی قلیل مدتی، طویل مدتی یا مستقل نوعیت کی ہوتی ہے۔ نقلِ مکانی ایک دیہی علاقے سے دوسرے دیہی علاقے یا دیہی علاقے سے شہری علاقے کی جانب ہوتی ہے۔ اعلیٰ معیارِ زندگی کی کوشش کی وجہ سے بھی شہروں میں نقلِ مکانی کرنے والوں کی آبادی میں اضافہ ہوا ہے مثلاً بھارت کے مختلف حصوں سے پونہ یا ممبئی میں نقلِ مکانی۔

کیا آپ یہ کر سکتے ہیں؟

- ❖ اپنے ضلع میں واقع شہروں کی فہرست بنائیے۔
- ❖ درج بالا میں سے کون سا جز اس شہر کی ترقی کی وجہ بنا، اس پر گفتگو کیجیے۔
- ❖ ممکن ہو تو اپنے نزدیکی شہر کے نقلِ مکانی کرنے والے لوگوں سے گفت وشنید کیجیے اور نقلِ مکانی کی وجوہات معلوم کیجیے۔

شہرکاری کے اثرات : شہرکاری کی وجہ سے علاقے کی نوعیت بڑے پیمانے پر تبدیل ہوجاتی ہے۔ زمین کے استعمال میں یہ تبدیلی واضح طور پر نظر آتی ہے مثلاً پہلے زراعت کے لیے استعمال کی جانے والی زمین کارخانوں اور رہائش گاہوں کے لیے استعمال ہورہی ہے۔ شہرکاری کی وجہ سے جہاں کچھ فوائد ہیں وہیں اس کی وجہ سے کچھ مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔

شہرکاری کے فائدے

معاشرتی اتحاد : شہرکاری کی وجہ سے ثانوی، ثلاثی اور چہارم درجے کے پیشوں میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے معاشی لین دین میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ اس علاقے کی ترقی تیزی سے ہونے لگتی ہے۔ مختلف علاقوں سے آنے والے لوگ ایک جگہ رہنے لگتے ہیں جس کی وجہ سے شہروں میں ثقافتی اور معاشرتی رسوم و رواج کا تبادلہ ہوتا ہے۔ یہیں سے معاشرتی اتحاد کو رواج حاصل ہوتا ہے۔

جدید کاری : مختلف علاقوں سے لوگ نقل مکانی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے پاس جو علم، مہارت اور معلومات ہوتی ہے اس کا باہمی تبادلہ بہ آسانی ہوتا ہے۔ جدید ترین معلومات اور اسباب کا سب سے

پہلے انھی علاقوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ صنعتوں اور پیشوں سے متعلق کئی نئے منصوبے اور اسکیمیں ان علاقوں میں ترقی پاتے دِکھائی دیتے ہیں۔ نئے نئے تصورات، جدید ترین معلومات اور ٹکنالوجی سے لیس سہولیات کا سب سے جلد فائدہ شہری بستیوں کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا لوگوں کا معیارِ زندگی بھی بلند ہوجاتا ہے۔

سہولیات : شہر کاری کی وجہ سے شہری بستیوں میں متعدد سہولیات ترقی پاتی ہیں۔ نقل و حمل، مواصلات، تعلیم، طب، فائر بریگیڈ جیسی سہولیات نہایت اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔

اچھے درجے کے نقل و حمل کے ذرائع میں سہل کاری بڑھ جاتی ہے جس کے مثبت اثرات مال برداری، بازار، تجارت وغیرہ پر مرتب ہوتے ہیں۔

شہروں میں تعلیمی خدمات بھی ترقی یافتہ شکل میں دِکھائی دیتی ہیں۔ خصوصاً اعلیٰ تعلیم سے متعلق خدمات کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے طلبہ دیگر مقامات سے شہری حصوں میں آتے ہیں مثلاً شہر پونہ۔

شہروں میں طبّی سہولیات بھی خوب ترقی یافتہ ہوتی ہے۔ ان سہولیات سے فائدہ اُٹھانے کے لیے دیگر علاقوں سے متعدد مریض اور ان کے رشتہ دار کچھ مدت کے قیام کے لیے شہروں میں آتے ہیں۔

شہر کاری کے مسائل :

جھونپڑپٹی : شہر کاری کی وجہ سے شہروں کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے لیکن جس پیمانے پر آبادی بڑھتی اس پیمانے پر شہروں میں رہائش کے انتظام میں اضافہ نہیں ہوتا۔ بہت سے نقل مکانی کرنے والے لوگ معاشی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔ شہروں کی رہائش ان کے لیے موافق نہیں ہو پاتی۔ یہ لوگ روزگار کے حصول کے لیے شہر آتے ہیں لیکن تمام لوگوں کو مناسب روزگار ملنا ممکن نہیں ہوتا جس کی وجہ سے متعدد لوگوں کی آمدنی کم ہوتی ہے۔ ایسے لوگ شہروں میں دستیاب کھلی جگہ پر عارضی اور غیر پختہ گھر بنا لیتے ہیں۔ شکل ۲ء۱۰ دیکھیے۔ یہ گھر اکثر و بیشتر غیر قانونی یا ناجائز ہوتے ہیں۔ انھیں مقامی انتظامی اداروں کی جانب سے سہولیات نہیں ملتیں۔ یہ گھر نہایت پاس پاس ہوتے ہیں۔ یہاں راستے تنگ ہوتے ہیں اور بنیادی سہولیات کا فقدان ہوتا ہے۔ ایسی جھونپڑپٹیاں بے تحاشہ بڑھتی جاتی ہیں جس کی وجہ سے معاشرتی اور صحت سے متعلق مسائل پیدا ہوجاتے ہیں۔

شکل ۲ء۱۰: جھونپڑپٹی کا بننا

نقل و حمل کا مسئلہ : شہروں کی علاقائی توسیع کی وجہ سے شہر کے باہری حصوں اور مضافات میں لوگ رہائش اختیار کرتے ہیں۔ ان مضافات سے شہر کے مرکزی حصوں میں پیشوں، صنعتوں، تجارت، ملازمت، تعلیم وغیرہ کے لیے لوگوں کی آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ عوامی نقل و حمل کی خدمات آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے خانگی گاڑیوں کا ہجوم ہوجاتا ہے۔ نتیجتاً نقل و حمل کا مسئلہ پیدا ہوجاتا ہے اور سفر میں تاخیر ہوتی ہے۔ شکل ۳ء۱۰ دیکھیے۔

شکل ۳ء۱۰: نقل و حمل کا مسئلہ/ٹریفک کا ہجوم

آئیے، دماغ پر زور دیں۔

☜ راستوں کے کناروں پر کچرے کے ڈھیر جمع ہوتے ہیں جن سے گندگی، بدبو اور امراض پھیلتے ہیں۔

☜ ٹریفک کا ہجوم ہمیشہ دِکھائی دیتا ہے۔

یہ شہر کاری کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ آپ اس مسئلے کا کیا حل تجویز کریں گے؟ اس پر غور کیجیے۔

آلودگی : آلودگی شہروں کا ایک نہایت پیچیدہ مسئلہ ہے جس کا شہری زندگی پر منفی اثر پڑتا ہے۔ آلودگی میں فضائی آلودگی، صوتی آلودگی

اورآبی آلودگی کا شمار ہوتا ہے۔شہروں کی روز افزوں ترقی اور سہولیات کے فقدان کے علاوہ قوانین کی خلاف ورزی کی وجہ سے آلودگی ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے۔شہروں میں اضافے کے ساتھ ساتھ آلودگی میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

جرائم : نقلِ مکانی کرنے والوں میں سے بہت سے لوگوں کو روزگار فراہم نہیں ہو پاتا جس کی وجہ سے وہ غیر قانونی راستوں کا استعمال کرتے ہوئے پیسے کماتے ہیں۔ نتیجتاً شہروں میں جرائم بڑھ جاتے ہیں۔شہروں میں چوری، نقب زنی، لڑائی جھگڑا، قتل جیسے جرائم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے نظم و نسق کا مسئلہ سنگین ہو جاتا ہے۔ پولس اور عدالتی نظام پر دباؤ بڑھ جاتا ہے۔

درج بالا مسائل کے علاوہ جگہوں کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ اور گروہی کشمکش کی وجہ سے شہروں میں تناؤ بڑھ جاتا ہے۔نتیجتاً شہر کا معاشرتی اتحاد خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ترقی یافتہ شہروں کو اطلاعاتی مواصلاتی آلات کے استعمال کے ذریعے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور شہری املاک کے انصرام کو آسانی سے چلانے کے لیے 'اسمارٹ سٹی' منصوبہ متعارف کروایا گیا ہے۔اس منصوبے کا اہم مقصد اطلاعاتی مواصلات کے ذریعے شہروں کے مختلف عوامل کی معلومات جمع کر کے اس کے ذریعے شہروں کی منصوبہ بند ترقی کرنا ہے۔اس کا استعمال شہری نقل و حمل اور نظامِ رابطہ کاری کو زیادہ مضبوط بنانے کے لیے ہوگا نیز اشد ضروری اوقات یا ایمرجنسی حالات میں یہ نظام فوری طور پر حرکت میں لانا جیسے اُمور اس میں شامل ہے۔

ذرا سوچیے !

☞ شہروں کے قرب و جوار میں آبی ذخائر کس وجہ سے آلودہ ہوتے ہیں؟

☞ شہروں سے آلودہ پانی کی نکاسی کس طرح کی جاتی ہے؟

☞ کیا شہروں کو فراہم ہونے والی آبی رسد صحت کے لیے مفید ہوتی ہے؟

☞ انسانی صحت پر فضائی، صوتی اور آبی آلودگی کے کون سے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

کیا آپ یہ کر سکتے ہیں؟

☞ درج ذیل تصاویر کا جائزہ لے کر ہر تصویر کے بارے میں پانچ پانچ جملے لکھیے۔

فضائی آلودگی

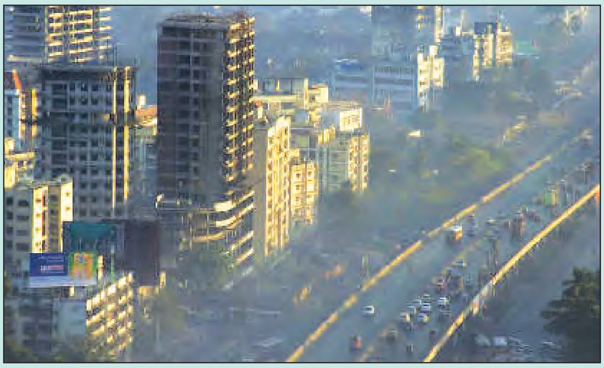

فضائی آلودگی

آبی آلودگی

صوتی آلودگی

آبی آلودگی

- سامنے دی ہوئی علامت کس سے متعلق ہے؟
- انٹرنیٹ کی مدد سے اس کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔
- یہ منصوبہ ہماری روزمرہ زندگی سے کس طرح جڑا ہوا ہے؟ مختصراً واضح کیجیے۔

سوَچھ بھارت

ایک قدم سوَچھتا کی اور

مشق

سوال ۱۔ درج ذیل مسائل کے لیے حل تجویز کیجیے۔

(الف) شہروں میں جھونپڑپٹیوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔

(ب) شہروں میں نقل و حمل کے مسئلے کی وجہ سے سفر میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔

(ج) شہری بستیوں میں قانون اور نظم و نسق کا مسئلہ سنگین ہوگیا ہے۔

(د) شہر کاری میں آلودگی ایک سنگین مسئلہ ہے۔

(ہ) شہری حصوں میں صحت سے متعلق مسائل پیدا ہوگئے ہیں۔

سوال ۳۔ اہمیت/ فائدے لکھیے۔

(الف) ٹکنالوجی اور مشین کاری (ب) تجارت

(ج) صنعت کاری (د) شہری سہولیات

(ہ) شہروں میں معاشرتی اتحاد

سوال ۴۔ درج ذیل اُمور کا موازنہ کرکے مثالیں دیجیے۔

(الف) نقل و حمل کا انتظام اور ٹریفک کا ہجوم

(ب) صنعت کاری اور فضائی آلودگی

(ج) نقلِ مکانی اور جھونپڑپٹی

(د) سہولیات اور بڑھتے ہوئے جرائم

سوال ۲۔ مناسب جوڑیاں لگائیے۔

گروپ 'الف'	گروپ 'ب'
(الف) ٹکنالوجی کا ارتقا اور مشین کاری	(۱) شہری علاقہ
(ب) اپنا آبائی گھر چھوڑ کر دوسری جگہ مستقل رہنے کے لیے جانا	(۲) منصوبہ بندی کا فقدان
(ج) ۷۵٪ مرد غیر زرعی پیشوں سے وابستہ ہیں	(۳) نقلِ مکانی
(د) کچرے کا مسئلہ	(۴) شہر کاری

سوال ۵۔ درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

شہرکاری کا عمل	نتائج
جھونپڑپٹی کا قیام	غیرقانونی رہائش ناکافی سہولت
	اعلیٰ معیارِ زندگی کی کشش کی وجہ سے آبادی میں اضافہ ہوا۔ قلیل اور طویل مدتی ہوتی ہے۔
آلودگی	
	روزگار کے مواقع فراہم ہوئے۔ زندگی کی آرائشوں میں اضافہ
دیہات سے شہر کی تبدیلی	

سوال ٦۔ وضاحت کیجیے۔

(الف) شہروں میں اضافہ ایک مخصوص طریقے سے ہوتا ہے۔

(ب) آپ کے تصور کا منصوبہ بند/منظّم شہر

(ج) صنعت کاری کی وجہ سے شہروں کی ترقی ہوتی ہے۔

(د) آلودگی-ایک مسئلہ

(ہ) صاف بھارت مہم (سوچھ بھارت ابھیان)

سرگرمی:

(۱) بھارت کے بڑے شہروں کی فہرست بنا کر انھیں بھارت کے نقشے میں دِکھایئے۔

(۲) اپنے گاؤں سے نزدیک کسی شہر کا دورہ کیجیے اور اپنے استاد کی مدد سے وہاں کی سہولتیں اور مسائل لکھیے۔

سوال ۷۔ درج ذیل تصاویر میں شہرکاری کے مسائل پر حل تجویز کیجیے۔

❋❋❋